33

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 26۔ جولائی 2013

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013

ایک وزیر مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

34

(بی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) قاعدہ 240 کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت تحریک

ایک وزیر درج ذیل تحریک پیش کریں گے:

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدارتی الیکشن 2013 کے سلسلہ میں بطور پولنگ سٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔

35

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

جمعتہ المبارک،26۔ جولائی2013

(یوم الجمع،16۔ رمضان المبارک1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ
الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ؕ وَ
مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ
يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ
يَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

سورۃ البَقَرَة آیات185تا186

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پُورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پُورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی

سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو(185)اور (اے پیغمبرؐ)جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں(186)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

دَر نبیؐ پر جبیں ہماری جُھکی ہوئی ہے جُھکی رہے گی
ہمارے سینے سنہری جالی لگی ہوئی ہے لگی رہے گی
خُدا ہے ذاکر میرے نبیؐ کا کبھی نہ یہ ذکر ختم ہو گا
ازل سے میرے نبیؐ کی محفل سجی ہوئی ہے سجی رہے گی
میرے لبوں پر نبیؐ کی نعتیں نبی کے لُطف وکرم کی باتیں
کرم سے اُن کے یہ بات میری بنی ہوئی ہے بنی رہے گی
چلوری سکھیوں نبیؐ کے دَر پر بڑا سخی ہے وہ غریب پرور
مدینے والے کی دُھوم گھر گھر مچی ہوئی ہے مچی رہے گی

تعزیت

سیکرٹری پنجاب اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل سیکرٹری پنجاب اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ (مرحوم) کو اپنے دفتر میں فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے دل کا دورہ پڑا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم اعلیٰ تعلیم یافتہ، فرض شناس اور دیانتدار آفیسر تھے۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ میں قاری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

حلف

نو منتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب خاتون ممبر محترمہ بشریٰ انجم بٹ صاحبہ حلف لینے کے لئے یہاں موجود ہیں ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف لینے کے لئے اپنی نشست پر کھڑی ہو جائیں اور اپنا حلف لیں۔

(اس مرحلہ پر جناب قائم مقام سپیکر نے محترمہ بُشریٰ انجم بٹ سے حلف لیا
اور معزز خاتون ممبر نے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

محترمہ! آپ کو بہت مبارک ہو۔ جی، آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ بشریٰ انجم بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr Speaker! I would like to thank you for giving me this opportunity to address the Assembly.

میں سب سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں کہ:

He has bestowed upon me. His beautiful blessing in the Holy Month of Ramdan.

میں اپنا تھوڑا سا تعارف کراتی چلوں۔ میرا نام بشریٰ انجم بٹ ہے، میرا تعلق لاہور سے ہے اور by profession I am a Professor at LUMS. میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) کی اس سیٹ کے لئے منتخب کیا۔ میں اپنی پارٹی اور اپنے قائدین کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ مجھ پر جو اعتماد کیا گیا میں انشاء اللہ اُس پر پورا اُترنے کی بھرپور کوشش کروں گی۔

Thank you so much. It is an honour to be a part of the Assembly. Thank you. Allah Hafiz.

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: .Thank you very much اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 19 ہے۔

صوبہ کے ڈویژنل پبلک سکولز میں فیسوں سے متعلقہ تفصیلات

*19: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں موجود ڈویژنل پبلک سکولز میں فیسوں کی شرح مختلف ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے ڈویژنل پبلک سکول میں سرکاری ملازمین کے بچوں کی فیس میں رعایت ہے؟

(ج) ڈویژنل پبلک سکول لاہور اور سیالکوٹ کی ہر جماعت کے حوالے سے فیسوں کا چارٹ اور موازنہ ایوان کو فراہم کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام اضلاع کے سکولوں میں فیسوں کی شرح ایک کرنے اور سرکاری ملازمین کے بچوں کو فیسوں پر رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ای ڈی او(ایجوکیشن) سیالکوٹ کے لیٹر نمبر3696/G-1 مورخہ 28-06-2013 کے مطابق ضلع سیالکوٹ میں ڈویژنل پبلک سکول موجود نہ ہے البتہ سیالکوٹ پبلک سکول کے نام سے ایک سکول ڈی سی او، سیالکوٹ کی سربراہی میں چل رہا ہے۔ سیالکوٹ پبلک سکول میں سرکاری ملازمین کے بچوں کی فیس میں رعایت ہے۔

(ج) چونکہ سیالکوٹ کا سکول ڈویژنل پبلک سکول نہیں ہے اس لئے اس کی فیسوں کا ڈویژنل پبلک سکول لاہور سے کوئی موازنہ نہیں بنتا۔ تاہم ڈویژنل پبلک سکول لاہور اور سیالکوٹ پبلک سکول کی فیسوں کا چارٹ اور موازنہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈویژنل پبلک سکولز کا قیام، سوسائٹی ایکٹ 1860 کے تحت بطور غیر منافع بخش Autonomous Body ہوا۔ ہر ڈویژن کا کمشنر ڈویژنل پبلک سکولز کا چیئرمین ہوتا ہے۔ سرکاری ملازمین کو ڈویژنل پبلک سکول میں کوئی رعایت نہ ہے کیونکہ یہ ادارے Govt-in-aid کی مد میں گورنمنٹ یا کسی این جی او سے کسی قسم کی grant وصول نہیں کرتے۔ البتہ ڈویژنل پبلک سکولز کے اپنے ملازمین کے بچوں کو فیسوں کی مد میں رعایت حاصل ہے۔ جہاں تک فیسوں کی شرح ایک کرنے کا معاملہ ہے یہ متعلقہ ڈویژن کے کمشنر کے اختیار میں ہے کیونکہ مختلف اضلاع اور ڈویژنوں کی انتظامی، معاشی اور اقتصادی حالت مختلف ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) کے اندر پوچھا گیا تھا کہ جو سوالات اوپر دیئے گئے ہیں اگر اُن کے جوابات "ہاں" میں ہیں تو کیا حکومت تمام اضلاع کے سکولوں میں فیسوں کی شرح ایک کرنے اور سرکاری ملازمین کے بچوں کو فیسوں میں رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جواب میں کہا گیا کہ جتنے بھی ڈویژنل پبلک سکول ہیں اُن کا قیام سوسائٹی ایکٹ 1860 کے تحت بطور غیر منافع بخش یعنی کہ Autonomous Body کے طور پر ہوا ہے اور ہر ڈویژن کا کمشنر اس کا چیئرمین ہوتا ہے اور

سرکاری ملازمین کو ڈویژنل پبلک سکول میں کوئی رعایت نہ ہے کیونکہ یہ ادارےGovt-in-aid کی مد میں گورنمنٹ یا کسی این جی او سے کسی قسم کی گرانٹ وصول نہیں کرتے البتہ پبلک سکول کے ملازمین اپنے بچوں کی فیسوں کی مد میں رعایت حاصل کرتے ہیں۔ جہاں تک فیسوں کی شرح ایک کرنے کا معاملہ ہے یہ متعلقہ ڈویژن کے کمشنر کے اختیارات ہیں اور اُس کی کمیٹی ایسے معاملات کو طے کرتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں چونکہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ غیر منافع بخش ادارہ ہے تو مجھے فیسوں کی جو رسید دی گئی ہے اور جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ جتنے غیر منافع بخش ادارے ہیں ان کی فیسوں کی شرح 4ہزار روپے سے 6ہزار روپے تک ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ فیسوں کی شرح جس کا یہ تعین کرتے ہیں اور آخر میں اُن کی بنک سٹیٹمنٹ میں بتایا جاتا ہے کہ انہیں کوئی منافع ہوا اور نہ کوئی نقصان ہوا جبکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ یہ 6/6ہزار روپے فیس ایک عام اور غریب آدمی کی پہنچ سے دور ہے اور یہ سکول بنانے کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا اور یہ تمام پیسے وہاں پر ملازمین کے گھروں، اُن کے استعمال میں گاڑیوں اور اُن کی تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوتے ہیں کیونکہ اُن کی تنخواہیں بھی عام پبلک سکول سےalmost تین گنا زیادہ ہوتی ہیں تو میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت واقعی ان کو ایک غیر منافع بخش ادارہ بنانے کے لئے فیسوں کی شرح مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میاں نصیر احمد صاحب نے جو سوال کیا ہے اُس کے اندر already حکومت کا تو بہت زیادہ clear vision ہے اور اس پر پچھلے تین سال جو سابقہ حکومت تھی جو اسی حکومت کی continuity ہے۔ اُس کے اندر ایک کمیٹی بنی تھی اور اُس کے اندر ایجوکیشن کے حوالے سے آرٹیکل 25(A),(B) جو آیا اُس کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ایک پالیسی لے کر آ رہی ہے جس کے اندر یکساں تعلیم، فیس سٹرکچر، سکولوں کا سٹینڈرڈ، ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے سکولوں کی categorization کی گئی ہے اور اس کے اندر یہ سکول بھی fall کریں گے اور اگلے ایک دو ماہ کے اندر وہ پالیسی اس ایوان کے اندر آئے گی اور جب وہ پالیسی approve ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پورے سٹرکچر کو revise کریں گے۔ شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جو پالیسی بننے جا رہی ہے اور جو اتھارٹی ہم بنانے جا رہے ہیں، یہ چونکہ ڈویژنل پبلک سکول ہیں ان کا structure ان سکولوں سے اس لئے مختلف ہے جس طرح جواب میں بتایا گیا ہے کہ کمشنر ان کے انچارج ہوتے ہیں۔ میرا بنیادی سوال یہ ہے کہ ڈویژنل پبلک سکول اس پالیسی کا

شاید حصہ نہ بن سکیں تمام سکول صوبہ پنجاب کے ہیں، ان میں پڑھنے والے بچے بھی اسی صوبہ کے ہیں، کام کرنے والے اہلکاران، افسران اور اساتذہ بھی اسی صوبہ کے ہیں تو یہ کیوں ممکن نہیں ہے کہ ہم ان تمام سکولوں کی فیس کی شرح یکساں کر سکیں؟ اس کے لئے کوئی علیحدہ قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہے تو پھر منسٹر صاحب اس کی بھی تھوڑی سی وضاحت کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): حکومت پنجاب ایک بہت بڑا اقدام access to information ---

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا سوال یہ تھا کہ آپ جو پالیسی بنا رہے ہیں کیا یہ سکول بھی اس پالیسی میں آئے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میرا خیال ہے کہ being a member of Treasury Benches میں on the floor of the House میاں صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین چار سال حکومت کوشش کرتی رہی ہے اگر کوئی عام آدمی کہے تو اس کی سمجھ آتی ہے لیکن حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے جو پہلے بھی حکومتی بنچوں پر بیٹھتے رہے ہیں وہ ایسی بات کریں تو یہ افسوسناک ہے۔ اس پر حکومت کی vision بھی موجود ہے اور اس پر حکومت نے جو کام کیا ہے وہ بھی عوام کے سامنے ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھ سے کوئی چیز share نہیں کی گئی تو پھر مجھ پر تنقید کیوں کی جا رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بیٹھیں اور منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے بڑا clear بتایا ہے کہ حکومت کی باقاعدہ پالیسی بن چکی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ان issues کو دیکھنے کے لئے اور public کو access دینا حکومت پنجاب کا ایک بہت بڑا step ہے، ہر ممبر جو بھی چاہتا ہے اس کے لئے ایجوکیشن کے دروازے کھلے ہیں وہ آئیں اور آ کر ہماری پالیسیوں کو دیکھیں even اپوزیشن کے ممبران اور public کے لئے بھی دروازے کھلے ہیں۔ میں ایک چیز اور بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جو پالیسی بن رہی ہے وہ جب final ہو گی تو ہم اسے public کے لئے بھی open کریں گے تاکہ public کی بھی inputs اس میں آئیں اس کے بعد یہ بنے گی اور اس میں fee structure بھی بنایا جائے گا۔ میں آپ کو بڑا clear بتاتا ہوں کہ ہم نے suggest کیا ہے اس میں categories رکھی ہیں کہ یہاں پر ایک سکول کھلتا ہے وہ سکول چاہے

Category-I میں fall کرتا ہے یا II یا III میں fall کرتا ہے انہوں نے structure ایک ہی رکھا ہوتا ہے تو اس کو change کرنے کے لئے اس category کے مطابق جو سکول بنے گا اس کا fee structure بھی اسی کے مطابق ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب جس پالیسی کی بات کر رہے ہیں وہ ایک بل ہے جس کے حوالے سے میٹنگز بھی ہوئی ہیں اور اس میں مختلف آراء پرائیویٹ سکولز مالکان اور دوسروں سے بھی لی جا رہی ہیں۔ اس سے متعلق آٹھ سال میں کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔ اس میں گورنمنٹ سے ہٹ کر پرائیویٹ لوگوں کا بھی interest ہے اور وہ لوگ جو اس کو بطور انڈسٹری چلا رہے ہیں کیونکہ ان سکولوں میں لاکھوں کی تعداد میں بچے موجود ہیں۔ اس بل پر پچھلے آٹھ سال میں کوئی proper legislation نہیں ہو سکی اس میں سو مسائل ہیں اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکول normally اس پالیسی کا حصہ نہیں رہا اگر یہ اس پالیسی کا حصہ نہیں رہا تو کیا ہم اس کے لئے علیحدہ سے کوئی پالیسی بنا سکتے ہیں؟ میرا سوال یہ تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر میاں صاحب چاہتے ہیں تو ہم فوری طور پر ڈویژنل پبلک سکولز کے حوالے سے میٹنگ بلا لیں گے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ایوان کو apprise کروں گا کہ ہم نے میٹنگ میں کیا decide کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ یہ جواب دے دیں کہ آپ ڈویژنل پبلک سکولز کے لئے کوئی پالیسی بنا رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 19 کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے ڈویژنل پبلک سکول میں سرکاری ملازمین کے بچوں کی فیس میں رعایت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کے بچوں کو رعایت حاصل ہے۔ اس میں سرکاری ملازمین کی categorically کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ اگر تو درجہ چہارم کے غریب بچوں کے لئے رعایت ہے تو ہمیں قبول ہے جیسا کہ حبیب جالب نے کہا ہے کہ:

ہر بلاول ہے دیس کا مقروض
پاؤں ننگے ہیں بے نظیروں کے

تو وہاں پر ڈی سی او، ڈی پی او اور اعلیٰ افسران بھی ہیں کیا ان کے بچوں کو بھی رعایت حاصل ہے؟ وزیر تعلیم ذرا وضاحت فرمادیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں رعایت درجہ 6 کے بچوں تک ٹیوشن فیس پر ہے اور اس سے اوپر ایک ہی سسٹم چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 42 ہے۔

ضلع پاکپتن: سکولوں میں ٹیچرز کی STRENGTH پوری کرنے کی تفصیلات

*42: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں کل کتنے گرلز مڈل وہائی سکول ہیں؟

(ب) کیا ان تمام سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق ٹیچرز کی strength پوری ہے؟

(ج) اگر strength پوری نہ ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سکولوں میں ٹیچرز کی strength پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع پاکپتن میں کل 114 گرلز سکول ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	تعداد
مڈل	82
ہائی	30
ہائر	02
ٹوٹل	114

(ب) ان سکولوں میں منظور شدہ کل 1490 اسامیاں ہیں ان میں 1322 اسامیوں پر ٹیچر / کلرک کام کر رہے ہیں جبکہ 168 اسامیاں خالی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان خالی اسامیوں میں اکثریت آرٹس مضامین کی ہے جو بوجہ ریٹائرمنٹ اور عرصہ تین سال سے

آرٹس کے ٹیچرز کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے خالی ہیں تاہم ان خالی اسامیوں کی وجہ سے تعلیمی سرگرمیاں متاثر نہیں ہو رہی ہیں۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہر سال اساتذہ کی بھرتی کے لئے پالیسی مرتب کرتی ہے جس کے مطابق مرد و خواتین اساتذہ کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جاتا ہے اس سال بھی پالیسی آنے پر ان خالی اسامیوں پر میرٹ کی بنیاد پر خواتین کو بھرتی کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کھگہ صاحب! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ ہر سال اساتذہ کی بھرتی کے لئے پالیسی مرتب کرتا ہے منسٹر صاحب میرے اور پورے ایوان کی آگاہی کے لئے فرمادیں کہ کیا پالیسی مرتب کی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا لیکن میں پھر بھی ایوان کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی سکول ہیں ان میں حکومت پنجاب نے subject wise متعلقہ اساتذہ کی کمی کے حوالے سے ایک survey conduct کرایا تھا اور اس پر پچھلے پانچ سال میں 80 ہزار کے قریب ایجوکیٹرز کی بھرتی کی گئی جن میں سائنس کے اساتذہ کا تناسب بہت زیادہ رکھا گیا تھا۔ اس survey میں جن سکولوں میں اساتذہ کی کمی کی نشاندہی کی گئی ہے ان کے لئے اس سال حکومت پنجاب پھر ایک plan لا رہی ہے جس کے مطابق ابتدائی طور پر 21 ہزار اساتذہ کی مزید بھرتی کا پروگرام ہے۔ اس پر ہم اپنا survey complete کر کے 80 ہزار ایجوکیٹرز accommodate ہونے کے بعد والی figure اگلے پندرہ دن میں دیں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مڈل سکولوں میں 168 اسامیاں خالی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان اسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میں نے جس طرح پہلے عرض کیا ہے کہ حکومت پنجاب، صوبہ میں 14۔اگست سے Enrollment Emergency کا اعلان کر رہی ہے کہ چار سے نو سال کی عمر کے بچے جو سکول سے باہر رہ جاتے ہیں وہ بھی سکولوں میں آئیں اس کے لئے سکولوں کی جو missing facilities ہیں ان کے لئے اس بجٹ میں بھی اعلان کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہم 8۔ارب روپے سے پنجاب کے تمام بچیوں کے سکولوں اور جنوبی پنجاب کے بچوں اور بچیوں کے سکولوں کی missing

facilities کو پورا کریں گے، اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تعداد کو پورا کریں گے، ہم نے اگلے چار سال میں 15 ہزار class rooms بنانے ہیں۔اس کے علاوہ 21 ہزار اساتذہ کی بھرتی ہونی ہے ہو سکتا ہے کہ ان میں آپ کو بھی یہ 168 اساتذہ مل جائیں۔بہت شکریہ

جناب احمد شاہ کھگہ: بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 73 ہے۔

مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کا معاملہ

*73: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پہلی جماعت ہی سے قومی / مادری زبان کی بجائے انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ فیصلہ کرتے ہوئے عوام سے مشاورت کا یا اجازت کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دنیا کے کم و بیش تمام ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ بچہ اپنی مادری زبان میں ہی زیادہ سیکھتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کے لئے کس قسم کا بیرونی دباؤ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کا نوٹیفکیشن نمبر PA/AS/(P)/2-2002 مورخہ 17-09-2012 تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور PS/SSE/MISC/2009/67 مورخہ 28-03-2009 کے تحت انگریزی کو بطور ایک مضمون متعارف کرایا گیا ہے۔تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور حکومت پنجاب سکیم آف سٹڈیز 2007 کے مطابق سال 2011 سے سائنس اور ریاضی کے

مضامین انگلش میں پڑھائے جائیں گے۔اس سلسلہ میں حکومت نے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی ہیں۔

(ب) مرکزی حکومت کی طرف سے یہ سکیم آف سٹڈیز2007میں شامل ہے۔ سکیم آف سٹڈیز مکمل کرنے سے پہلے صوبوں سے مشورہ کیا جاتا ہے اور ماہرین تعلیم سے پوچھا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ بچہ اپنی مادری زبان میں ہی زیادہ سیکھتا ہے سکیم آف سٹڈیز برائے 2007میں حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت اول سے جماعت پانچویں کے لئے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنی صوبائی زبان کو بطور مضمون اختیار کر سکتے ہیں۔

(د) انگریزی زبان کو اوّل جماعت سے ذریعہ تعلیم بنانا ہماری اپنی ضرورت تھی کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ آئین پاکستان کے مطابق ہماری سرکاری اور قومی زبان اُردو ہے۔آئین پاکستان میں لکھا ہوا ہے کہ اُردو بتدریج official language بھی ہوگی اور سرکاری مراسلت بھی بتدریج اُردو میں کی جائے گی۔دنیا کے تمام ماہرین اس بات سے متفق ہیں کہ بچہ اپنی مادری زبان میں ہی زیادہ سیکھتا ہے۔میں خود بھی ایک میڈیکل ڈاکٹر ہوں دو سے پانچ سال کی عمر میں بچہ اپنے ذہن کے اندر تین ہزار الفاظ نقش کر لیتا ہے یہ بچے کا خود بخود ایک procedure ہے اور built-in ہے۔بچہ اپنی ماں، بہن بھائیوں، گلی محلے کے اپنے ساتھیوں سے اور جیسے آج کل میڈیا کا دَور ہے تو ٹیلی ویژن سے سیکھتا ہے۔اردو انگریزی کو medium of education بنایا جا رہا ہے۔آپ انگلینڈ کو چھوڑ دیں کیونکہ اس کے ساتھ سکاٹ لینڈ ہے اور سکاٹ لینڈ میں medium of education, Scottish ہے،آئرلینڈ میں medium of education, Irish ہے۔چین نے ہمارے بعد1948میں آزادی حاصل کی ہے جو آج دنیا کا بہت بڑا ترقی یافتہ ملک ہے اور اس کی سب سے بڑی economy ہے۔اسی طرح جاپان، فرانس اور جرمنی کی مثال لے لیں تو وہ سب اپنے بچوں کو علم اپنی مادری زبان میں دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!پلیز آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کیا وجوہات ہیں جس کی بنیاد پر حکومت پنجاب ہمارے بچوں پر medium of education انگریزی کو مسلط کر رہی ہے، ہم انگریزی زبان کے مخالف نہیں ہیں وہ پڑھنی چاہئے، چائنی اور عربی زبان بھی پڑھنی چاہئے کیونکہ سب زبانیں اللہ تعالیٰ

نے بنائی ہیں لیکن آپ علم دے رہے ہیں لہذا آپ بیرونی زبان کو کیوں مسلط کرتے ہیں اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا عوامل ہیں جس کے نتیجے میں آپ اس ملک میں بچوں کو انگریزی زبان میں علم سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں جو بلاواسطہ ہے؟اس پر وزیر موصوف ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): پہلے 2007 میں Scheme of Studies کا اختیار وفاق کے پاس ہوتا تھا اب یہ devolve ہو کر صوبوں کے پاس آ چکا ہے اور اب پنجاب نے Curriculum Authority اپنی form کر لی ہوئی ہے۔اس سے پہلے Scheme of Studies میں suggest یہ کیا گیا تھا کہ انگریزی زبان پڑھائی جائے تاکہ ہمارے بچے پوری دنیا کے level پر ہوں لیکن اس میں صوبوں کی مشاورت لازمی ہوتی ہے۔اس دفعہ ہم نے صرف دو مضامین Mathematics اور Physics کو انگریزی زبان میں کیا ہے باقی optional ہیں۔پہلی سے پانچویں جماعت تک کے بچوں کو preference دی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی مادری زبان میں بھی پڑھنا چاہتے ہیں تو پڑھ سکتے ہیں۔جس طرح میں نے پہلے آپ سے ذکر کیا ہے کہ ہم ایجوکیشن پالیسی لے کر آرہے ہیں جس کے اندر ہم باقی چیزوں کا احاطہ کر رہے ہیں تو وہاں یکساں نصاب اور زبان کے حوالے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی ایوان میں in detail discussion ہو گی پھر ہی اسے اگلے curricula کا حصہ بنایا جائے گا۔شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے اس حوالے سے ابھی جو وضاحت کی ہے تو کیا ایوان یہ سمجھے کہ ابھی اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے کیونکہ devolution کے بعد آئین کے تحت ایجوکیشن صوبوں کے پاس آ گئی ہے تو کیا اس میں تبدیلی کی گنجائش موجود ہے کہ ہم medium of education اردو ہی رکھیں اور انگریزی کو ویسے ہی پڑھائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ یہ optional ہے جو پڑھنا چاہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ بچوں کو علم دے رہے ہیں اس لئے uniformity ہونی چاہئے اور optional نہیں ہونا چاہئے۔وہ فرما رہے ہیں کہ وفاق سے اس کا اختیار

ہمارے پاس آ گیا تھا اس لئے ہمیں کرنا پڑا۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ اب جو نئی پالیسی یہ بنا رہے ہیں کیا اس میں یہ ساری چیزیں پیش نظر رکھ کر ہی decision کیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جس طرح محترم میاں نصیر صاحب نے پہلے ذکر کیا ہے تو دو تین سال اس پر deliberations ہوئیں، ہم نے ماہرین تعلیم کو ساتھ بٹھایا اور اس کے بعد جو پالیسی بنی ہے اس میں suggestion یہ ہے کہ زبان optional ہونی چاہئے جس کا اختیار بچوں اور ان کے والدین کے پاس ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ یکساں uniformity بھی ہونی چاہئے۔ اس پر جو deliberate کیا گیا، suggestions آئیں وہ اسی ایوان میں آئیں گی اور پبلک میں بھی اس پر debate ہو گی۔ یہ ہمارا اگلے تین ماہ کا project ہے جس کے اوپر جو چیز بھی بن کر آئے گی اس میں پہلی دفعہ عوام اور اس ایوان کی input شامل ہونے کے بعد وہ پالیسی بنے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 101 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات کو نصابی کتب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*101: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری سکولوں کے طلباء و طالبات کو میٹرک تک حکومت پنجاب نصابی کتب فراہم کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان نصابی کتب کا معیار بہت پست ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نصابی کتب کے معیار کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی زیر نگرانی طباعت اور معیار بہتر بنانے کا کام کیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نصابی کتب کے معیار کو مزید بہتر کرنے کی کاوش کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کا جز(ب) یہ تھا کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ ان نصابی کتب کا معیار بہت پست ہے جس کے جواب میں بتایا گیا کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی زیر نگرانی طباعت اور معیار بہتر بنانے کا کام کیا جاتا ہے۔" اسی طرح سوال کا اگلا جز تھا کہ "کیا حکومت نصابی کتب کے معیار کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نصابی کتب کے معیار کو مزید بہتر کرنے کی کاوش کر رہی ہے۔" جواب سے تھوڑا یہ محسوس ہوتا ہے کہ چھپائی کے معیار میں کہیں نہ کہیں خرابی موجود ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں چونکہ پنجاب کے کروڑوں بچوں کے پاس یہ کتابیں جاتی ہیں جس کے معاملے میں معیار کو پورا نہ کرنے والے افراد یقیناً قومی مجرم ہیں۔ اگر وہ ادارے جن کو یہ کام سونپا گیا تھا اور انہوں نے اس کی اشاعت quality کے مطابق نہیں کی تو کیا کسی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے یا black list کیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم سوال ہے اور میں آپ کے ذریعے اس ایوان سے کہنا چاہوں گا کہ ہم محکمے کی خرابیوں پر پردہ نہیں ڈالیں گے کیونکہ محکمہ تعلیم کی خرابیوں پر اگر پردہ ڈالا گیا تو وہ اس ملک کے مستقبل پر پردہ ڈالنے کی بات ہو گی۔ میں اس ایوان سے کہتا ہوں کہ اگر آپ کو ایجوکیشن سسٹم کے اندر خرابی نظر آتی ہے تو اس کی بالکل نشاندہی کریں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پر بات کی گئی ہے وہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ میں نے کل صبح ہی ایک میٹنگ رکھی ہوئی ہے جس میں ٹیکسٹ بک بورڈ اور Curriculum Authority کو بھی بلایا ہوا ہے جس میں issue صرف کتابوں اور اس میں use ہونے والے پیپر کے معیار کا نہیں بلکہ بات اس سے آگے کی ہے کہ وہ Curriculum جو پاس کیا جاتا ہے جو ہمارے نونہالوں کو دیا جاتا ہے وہ پاس کرنے والے لوگ کون ہیں اور اس کو پاس کرنے کا طریق کار کیا ہے؟ پچھلے دنوں اخبارات میں کافی چیزیں سامنے آئیں کہ فزکس کی کتاب میں ساٹھ سے زیادہ چیزوں کی نشاندہی کی گئی کہ اس میں خرابیاں تھیں لہذا پاس کرنے والے لوگوں کا criteria کیا تھا اس پر ہم نے ایک انکوائری کمیٹی بنادی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے پاس publishing کے اداروں کی شارٹ لسٹ موجود ہے جس پر میں نے فوری طور پر کمیٹی بنادی تھی جس کی رپورٹ مجھے کل submit ہو گی اور وہ رپورٹ میں ایوان کے اندر بھی پیش کروں گا۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس سسٹم کو بڑا transparent بنا کر چلائیں گے کیونکہ یہ ملک کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے یقیناً اس خرابی کو محسوس کیا ہے اور اس کے ادراک کے لئے پیشرفت بھی کی ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جب اگلا اجلاس آئے تو اس میں یہ رپورٹ ضرور پیش ہونی چاہئے کہ کن کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اگلے اجلاس میں اس کی رپورٹ پیش کر دیجئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ صد بسیار خرابی کے باوجود ٹیکسٹ بک بورڈ کا جو بھی معیار ہے اس کے علاوہ مختلف اشخاص خلاصے چھاپتے ہیں لہذا خلاصوں کی بھرمار کے بارے میں بھی وزیر تعلیم کو notice لینا چاہئے کیونکہ original approach ہونی چاہئے نہ کہ خلاصوں کے ذریعے سے بچوں کو تعلیم دی جائے۔ اس بارے میں وزیر صاحب کوئی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جب وہ ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے تو اس کی وضاحت بھی کر دیں گے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 142 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دانش سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*142: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کس کس ضلع میں کہاں کہاں دانش سکول بنائے گئے ہیں، ان کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) ان سکولوں میں طلباء و طالبات اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سکولوں کے ہوسٹلز میں کتنے طلباء و طالبات ہیں نیز فی سکول ڈے سکالرز کتنے ہیں؟

(د) ان سکولوں کی تعمیر میں denmark کے ملک نے کسی بھی ذریعہ سے کتنی رقم فراہم کی ہے اور حکومت پنجاب نے اپنے بجٹ سے کتنی رقم فراہم کی؟

(ہ) مزید کتنے سکول کہاں کہاں تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) اب تک صوبہ پنجاب میں 14 دانش سکولز قائم ہو چکے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ دانش سکول (بوائز) حاصل پور، ضلع بہاولپور
2۔ دانش سکول (گرلز) حاصل پور، ضلع بہاولپور
3۔ دانش سکول (بوائز) چشتیاں، ضلع بہاولنگر
4۔ دانش سکول (گرلز) چشتیاں، ضلع بہاولنگر
5۔ دانش سکول (بوائز) رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان
6۔ دانش سکول (گرلز) رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان
7۔ دانش سکول (بوائز) ہرنولی، ضلع میانوالی
8۔ دانش سکول (بوائز) ہرنولی، ضلع میانوالی
9۔ ملالہ یوسف زئی دانش سکول (بوائز) جنڈ، ضلع اٹک
10۔ ملالہ یوسف زئی دانش سکول (گرلز) جنڈ، ضلع اٹک
11۔ دانش سکول (بوائز) ڈی جی خان، ضلع ڈیرہ غازی خان
12۔ دانش سکول (گرلز) ڈی جی خان، ضلع ڈیرہ غازی خان
13۔ دانش سکول (بوائز) فاضل پور، ضلع راجن پور
14۔ دانش سکول (گرلز) فاضل پور، ضلع راجن پور

(ب)

i۔ موجودہ 14 دانش سکولوں میں کل 3898 طالب علم حصول علم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان میں سے 2040 طلباء اور 1858 طالبات ہیں۔

ii۔ موجودہ 14 دانش سکولوں میں کل 241 اساتذہ طلباء و طالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔

(ج) دانش سکولوں میں تمام تر طلباء و طالبات ہوسٹلز میں رہائش پذیر ہیں۔ کوئی طالب علم ڈے سکالر نہیں ہے۔

(د) ان سکولوں میں denmark نے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کی کوئی رقم فراہم نہیں کی اور حکومت پنجاب اب تک دانش سکولوں کی تعمیر کے سلسلے میں تقریباً 5۔ارب روپے خرچ کر چکی ہے۔

(ہ) مزید دانش سکول مندرجہ ذیل مقامات پر قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔

(i) ٹبہ سلطان پور، ضلع وہاڑی (ii) ضلع جھنگ
(iii) ضلع لودھراں

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے تینوں اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان اور ان کے ساتھ 66لاکھ ایکڑ رقبے پر چولستان ہے ایک صحرا ہے اور وہاں پر بھی لوگ رہائش پذیر ہیں۔ ماضی میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب نے non formal education کے تحت وہاں پر 75 سکول قائم کرنے کا احسن فیصلہ کیا جسے میں appreciate کرتا ہوں۔ ان سکولوں میں ہزاروں کی تعداد میں طلباء وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں، گو ان سکولوں میں جو اساتذہ رکھے گئے ہیں ان کی تنخواہیں بہت کم ہیں، جونیئر ٹیچر کی اڑھائی ہزار روپے اور سینئر ٹیچر کی پانچ ہزار روپے ہے لیکن اس بجٹ کے اندر انہیں continue کرنے کے حوالے سے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ میں چاہتا تھا کہ یہ بھی continue رہیں اور حکومت رقم فراہم کر کے ان اساتذہ کو regularize کرے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنا بڑا جو رقبہ ہے اور یہاں پر وسائل رسد نہیں ہیں، راستے نہیں ہیں اور وہاں پر بچوں کے لئے بڑی مشکلات ہیں تو کیا یہ چولستان کے اندر اس مالی سال کے دوران کوئی دانش سکول بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگرچہ بجٹ میں اس حوالے سے رقم نہیں رکھی گئی لیکن ہم نے دیکھا کہ سپلیمنٹری بجٹ 88۔ارب روپے کا تھا تو کیا وزیر موصوف ایک دو سکول اس مالی سال کے دوران چولستان کے ان غریب طلباء کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا یہ fresh question بنتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر موصوف جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! وہاں پر بارہ دانش سکول ہیں جن کے لئے میں نے ڈی سی او کے سامنے باقاعدہ احتجاج کیا تھا اور کہا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ اس سوال کا جواب وزیر صاحب نے دینا ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ نیا سوال ہے لیکن اس حوالے سے چار سکولوں کا تو ہم نے پہلے کہا ہوا تھا، چولستان کے حوالے سے میں ابھی frankly اس پر clear نہیں ہوں اور پوچھ کر ابھی آپ کو بتا دوں گا، اگر اس میں نہیں ہے تو پالیسی کے مطابق جو چار سکول ہم نے

بنانے ہیں وہ پہلے ہی identify کر لئے ہیں لیکن ابھی چولستان کی side پر نہیں ہیں۔ اگر ہوا تو میں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب کو بھی inform کر دینا۔

جناب نذر حسین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نذر حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال پوچھا گیا تھا کہ صوبہ کے کن کن اضلاع میں کتنے دانش سکول قائم کئے گئے ہیں جس کے جواب میں وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ چودہ سکول اس وقت تک پنجاب میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ اصل میں یہ چودہ سکول سات مقامات پر قائم کئے گئے ہیں کیونکہ گرلز اور بوائز الگ الگ ہیں جن میں سے پانچ تحصیل ہیڈکوارٹر پر اور دو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر قائم کئے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: نذر صاحب! چودہ دانش سکول بنائے گئے ہیں۔

جناب نذر حسین: جناب سپیکر! چودہ سکول ہیں لیکن سات مقامات پر ہیں جن میں گرلز اور بوائز الگ الگ ہیں جن میں سے پانچ تحصیل ہیڈکوارٹر اور دو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب کی کوئی تجویز ہے کہ ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر دانش سکول لازمی قائم ہوں گے، اگر یہ سکیم ہے تو priority list کیا ہے کہ کس تحصیل میں کب تعمیر ہوں گے اور میری تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کی باری کب آئے گی اور وہاں کب بوائز یا گرلز دانش سکول تعمیر ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ابھی اسی سے ملتا جلتا ایک اور سوال آگے ہے جس میں اس سے related چیزیں ہیں۔ اگر میں اس وقت اکٹھا جواب دے دوں تو مناسب ہو گا۔ اس میں پالیسی اور دیگر چیزیں بھی بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر 324 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ:اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*324: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یکم مارچ 2010 سے یکم فروری 2013 تک کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، ان کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں بہت سے سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے، ان سکولوں کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بے شمار سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بہت کم ہے، پی پی۔166 (شیخوپورہ) میں ایسے سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یکم مارچ 2010 سے یکم فروری 2013 تک 62 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں 98 سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔166 (شیخوپورہ) میں سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فنڈز کی فراہمی پر بغیر چار دیواری سکولوں کا مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔ حکومت کی طرف سے نئی بھرتی پالیسی جاری ہونے پر خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب فیضان خالد ورک: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ 62 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے جبکہ میرے حلقہ میں 193 سکولز ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ باقی سکولوں کو کب تک اپ گریڈ کیا جائے گا اور جن سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے ان کے متعلق کوئی تاریخ mention نہیں کی گئی کہ وہ کب تک مکمل ہوں گی کیونکہ ان سکولوں میں جو بچے پڑھ رہے

ہیں وہ ایسا ہی محسوس کرتے ہیں کہ جیسے گراؤنڈ میں بیٹھے ہوں اور بالکل باہر openہی ایسے سکول ہیں۔ میرا حلقہ ایسا ہے جہاں 1999سے لے کر آج تک کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا کہ اس دفعہ ہم نے missing facilities میں چار دیواری بھی شامل کی ہے اور already محکمہ اس پر کام کر رہا ہے۔ ہمارا زیادہ زور بچیوں کے سکولوں کی چار دیواریوں اور missing facilities پر ہے۔ اس سال کے دوران 98سکولوں میں جتنے بھی بچیوں کے سکول ہیں ان کی انشاء اللہ تعالیٰ چار دیواریاں مکمل کر دی جائیں گی کیونکہ وہ اسی missing facilities کے ambit میں آتے ہیں تو وہ اسی سال ہم مکمل کر دیں گے اور باقی جو رہ جائیں گے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال میں ہو جائیں گے۔ اپ گریڈیشن کی پالیسی کے تحت رقبہ دیکھا جاتا ہے اور بچوں کی تعداد کو دیکھا جاتا ہے تو اس کے لئے جہاں جہاں یہ اپ گریڈیشن کے criteria کو meet کریں گے، اس علاقے کے اندر ضرورت ہو گی تو یہ سارا دیکھ کے ہم اسے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال take up کر کے انہیں اپ گریڈ کریں گے۔ بچوں کی تعداد بہت لازمی ہوتی ہے تو ان کے مطابق پھر وہ بھی ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے پالیسی کی بات کی ہے جس کے مطابق رقبہ اور بچوں کی تعداد کو دیکھا جاتا ہے لیکن شہروں میں جب آپ اپ گریڈیشن کرنے لگتے ہیں تو وہاں پر جگہ دستیاب نہیں ہوتی کیونکہ ارد گرد پرائیویٹ لوگوں کے گھر ہوتے ہیں اور پرائیویٹ properties ہوتی ہیں تو مجھے یہ پوچھنا ہے کہ شہری اور دیہی علاقوں میں جو سکول اپ گریڈ کرنے ہوتے ہیں اور جو میں نے بات کی ہے تو کیا اس حوالے سے پالیسی میں گنجائش موجود ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جس پالیسی کی میں بات کر رہا ہوں اگر اس وقت existing policy کو دیکھا جائے تو اس کے اندر بہت زیادہ gray areas ہیں مثال کے طور پر جو سکول nationalized ہو گئے آج ان کے اوپر محکمہ تعلیم اس لئے پیسا نہیں لگا سکتا کیونکہ

جب caseسپریم کورٹ میں چلا تو سپریم کورٹ نے کہا کہ جو سٹرکچر بنا ہے اس پرeducational institutionکو چلائیں لیکن جو زمین ہے وہ آپ کی ملکیت نہیں ہے۔اب اس سے کیا ہو رہا ہے کہ جو مالکان ہیں وہ سکول کے اوپر پیسے نہیں لگاتے حالانکہ کرایہ تو لیتے ہیں اور پھر پالیسی میں ہے کہ سکول بھی کرائے کی بلڈنگ پر پیسا نہیں لگا سکتا۔اس طرح کےissuesہیں جنہیں ہمredressکر رہے ہیں جبکہ اس پالیسی میں رقبے کے حوالے سے بھی کیونکہ شہری رقبہ مہنگا ہوتا ہے اور دیہی رقبہ اس کے مقابلے میں سستا ہوتا ہے تو اس حوالے سے بھی کہ جو جگہ رکھی جاتی ہے وہ کس طرح ہو گی۔اس حوالے سے میں ہنگامی بنیادوں پر کام کروا رہا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سارا کچھ کر کے ایک جامع پالیسی ہم آپ کے سامنے رکھیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میری ایک تجویز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپQuestion Hourکے بعد دے دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!اسی سےrelatedہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر علیحدہ بیٹھ کر وزیر موصوف کو مشورہ دے دیں تو ٹھیک نہیں ہو گا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میرے خیال میں اگر سارا معزز ایوان سن لے تو بہتر رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!سوال نمبر324اور325کے اندر میریsuggestionیہ تھی کہ اگر وزیر موصوف اسpointکوconsiderکریں کہ پنجاب کے تمام ایم پی ایز کو یہ انفارمیشن provideکی جائے کیونکہconcerned D.C.OsیاE.D.Osکے پاس یہ لسٹ ہوتی ہے،معزز ممبران کو پتا ہو کہ ان کے حلقے میں اس وقت اپ گریڈیشن کی کتنیrequirementہے اور کتنی missing facilitiesہیں تاکہ وہ اسےaccordinglyآنے والے وقت میںpersueکر سکیں، بجائے اس کے کہ اسےindividuallyکیا جائے کیونکہ میرے خیال میں یہ پورے پنجاب کا collectiveمسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی تجویز بالکل ٹھیک ہے اور آپ اس پر غور کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر یہ بتانا چاہوں گا کہ پہلے ہی حکومت پنجاب نے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سر براہی میں ایک High Powered Committee قائم کی ہوئی ہے جس کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ جہاں پر ہم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز بنا رہے ہیں یا جہاں پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز بنا رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن ٹیمیں بھی بنا رہے ہیں جہاں پر اس ڈسٹرکٹ سے متعلقہ جتنے مسائل ہیں، چاہے وہ پبلک ہیلتھ سے متعلق ہیں یا پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہیں اور ایجوکیشن سے related ہیں یا کسی سے بھی متعلقہ ہیں تو باقاعدہ ہمارے منتخب نمائندوں کو وہاں پر بلا کر اس علاقے میں جو جو کام ہو رہا ہے اُس کے متعلق بریفنگ دی جائے گی، کیونکہ ہوتا کیا رہا ہے کہ یہ کام جو پہلے ماضی میں ہوتا رہا ہے وہ ہوتا تو تھا لیکن اس کا overall effect ڈسٹرکٹ کے اوپر اس طرح نہیں آتا تھا تو اس دفعہ جو coordinated efforts ہوں گی اس کے اندر یہ تمام چیزیں اس کو آرڈینیشن کمیٹی کے ذریعے تمام نمائندوں کو بلا کر اور آگے ہمارے بلدیاتی انتخابات بھی ہونے والے ہیں تو اس کے بھی جو منتخب نمائندے آئیں گے ان سب کو ملا کر وہاں پر ڈسٹرکٹ کے حوالے سے اسے discuss کیا جائے گا اور اس حوالے سے جہاں جہاں improvement کی ضرورت ہے یا جہاں جہاں پر اصلاح کی ضرورت ہے اس کی نشاندہی کر کے اسے فوری طور پر ختم کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 325 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: پی پی۔166 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*325: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں کتنے بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل، ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان تمام سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے، کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں فرنیچر کی کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل، ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 193 ہے، تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	گرلز	بوائز	ٹوٹل
پرائمری	53	88	141
مڈل	20	09	29
ہائی	11	12	23
ہائر سیکنڈری	00	00	00
میزان	84	109	193

(ب) ان تمام سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد 96 ہے جن کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے فنڈز جاری ہونے پر ان سکولوں کو فرنیچر فراہم کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں 96 اسامیاں خالی ہیں یہ بتایا جائے کہ یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟ انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ سکولوں میں جو فرنیچر کی کمی آ رہی ہے یہ فنڈ جاری ہونے پر پوری کر دی جائے گی یہ بتایا جائے کہ اس میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے اور ان کو missing facilities میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ میں اس کے علاوہ ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ ایک جنڈیالہ شیر خان بوائز کالج جو میرے ہی حلقہ میں آتا ہے، میں وزیر تعلیم کے سیکرٹری کے پاس بھی گیا تھا جو وزیر تعلیم کے under ہی آتا ہے۔ وہاں اس وقت 22 پروفیسرز اور 80 طلباء ہیں۔ وہاں کے حالات یہ ہیں کہ میرا نہیں خیال کہ وہاں کوئی بھی پروفیسر ڈیوٹی کرتا ہو۔ پہلے اس کالج میں طلباء کی بہت زیادہ تعداد تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ورک صاحب! آپ اس کی نشاندہی کریں منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں وہ اس پر ایکشن لیں گے۔ آپ کا اس میں ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ اساتذہ کی خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی اور کب تک فرنیچر دے دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! فیضان خالد ورک صاحب ہمارے بڑے محترم ہیں جیسا کہ انہوں نے کہا کہ وہ سیکرٹری ان کے نیچے آتا ہے تو وہ بالکل میرے نیچے ہی آتا ہے اور یہ تمام سیکرٹری اس ایوان کی writ کو implement کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایوان جو فیصلہ کرے گا ہم ان سیکرٹریوں کے ذریعے اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایوان کو apprise کیا ہے کہ ہم نے اس کا پورا ایک فارمولا بنا لیا ہے اور اس کی study کر لی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سال آپ کو کئی اساتذہ مل بھی جائیں۔ میں سب کی بات تو اس لئے نہیں کرتا کیونکہ گورنمنٹ کی اپنی بھی کچھ constraints ہوتے ہیں لیکن ہماری یہ commitment ہے کہ جہاں پر missing facilities کی بات کی جاتی ہے تو وہاں پر ہم اساتذہ کی کمی کو پورا کریں گے اور اس کو rationalize بھی کریں گے۔ ایک سکول جس میں بچوں کی تعداد پچاس ہے وہاں دس دس اساتذہ موجود ہیں اور ایک سکول جس میں سو بچے ہیں وہاں پر صرف ایک ٹیچر موجود ہے اور باقی ٹیچر جانے کو تیار نہیں ہیں اس لئے ہماری جو پالیسی آ رہی ہے اس میں ہم یہ سارا کچھ cover کر رہے ہیں اور missing facilities میں فرنیچر شامل ہے۔ جہاں پر لیٹرین، پینے کا پانی، چار دیواری اور جہاں بجلی نہیں ہے وہاں پر سولر پینل دینا یہ سب missing facilities میں آتا ہے اور جہاں فرنیچر نہیں ہے وہ بھی missing facilities میں آتا ہے۔ جو missing facilities بچیوں کے سکولوں میں ہیں وہ تو اسی سال پوری ہو جائیں گی اور باقی سکولوں میں اگلے سال تک پوری کر دی جائیں گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہو سکتا اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ آپ کر سکتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اگر ضمنی سوال ہے تو کریں اور وہ بھی اسی سے متعلقہ ہو۔

میاں محمد اسلم اقبال: ٹھیک ہے میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔ منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ سیکرٹری میرے نیچے آتے ہیں ان سے یہ پوچھ لیا جائے کہ کیا سیکرٹری آج اسمبلی میں Question Day پر موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب خود موجود ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): اس وقت ایک میٹنگ ہے جس میں High Powered Delegation آیا ہوا ہے اور میں نے بھی اس میٹنگ میں جانا تھا۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو وہاں بھیج دیا ہے اور خود یہاں پر موجود ہوں۔ یہ سب کچھ ہم understanding کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا سوال irrelevant ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو ڈسٹرکٹ کی problem solve کرنے کے لئے Coordination Committees بن رہی ہیں ان میں تمام concerning MPAs شامل ہوں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ایم پی ایز میں اپوزیشن والے بھی ہوں گے یا صرف حکومتی ایم پی ایز ہی شامل ہوں گے ؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ اس بات کا یقین رکھیں۔ آج ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے پاکستان کے مسائل حل کرنے ہیں تو اس میں تمام segments of society کو مل کر چلنا پڑے گا۔ چاہے وہ جنوبی پنجاب ہو، چاہے وہ خیبر پختونخواہ ہو، چاہے وہ بلوچستان ہو ہم سب کو ساتھ مل کر ان مسائل کو حل کرنا پڑے گا لہذا ان کمیٹیوں میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل ہوں گے کیونکہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کا وژن ہے کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 344 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چلنے والے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں فیسوں میں اضافہ کی انتہا اور قواعد وضوابط پر عمل نہ کرنے کی تفصیلات

*344: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان اپنی مرضی سے جب چاہیں فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر ان کی فیسوں کے حوالے سے کوئی چیک نہ ہے، اگر چیک ہے تو اس کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسا اقدام اٹھانا چاہتی ہے کہ پرائیویٹ ادارے حکومت کی منشاء کے بغیر فیسیں نہ بڑھا سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان ٹیوشن فیس کا تعین از خود کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اُس میں اضافہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

(ب) فی الحال حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان پر فیسوں کے تعین کرنے یا ان میں اضافہ کرنے کے بارے میں کوئی چیک نہ ہے۔ تاہم رجسٹریشن آرڈیننس 1984 کی شرائط میں یہ شامل ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان فیسوں کو مناسب سطح تک رکھیں۔

(ج) حکومت پنجاب ایسے قابل عمل اور مؤثر طریق کار کو رائج کرنے پر غور کر رہی ہے جو نجی شعبہ میں قائم سکولوں کے مالکان کے لئے بھی قابل قبول ہو اور طلباء و طالبات کے والدین بھی مطمئن ہو جائیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: نہیں، یہ ضمنی سوال نہیں ہے ابھی میں ضمنی سوال پر نہیں آئی۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گی اور میں Honourable Minister سے یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ تو خود مان رہے ہیں کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان ٹیوشن فیس کا تعین از خود کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اُس میں اضافہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کا ضمنی سوال ہی ہو گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: نہیں۔ یہ میرا ضمنی سوال نہیں ہے میں اسی کو explain کر رہی ہوں کہ اگر یہ خود مان رہے ہیں تو کیا انہوں نے اس پر کچھ آگے کرنے کا ارادہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: تو یہ پھر ضمنی سوال ہی ہوا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال نہیں ہے کیونکہ یہ خود مان رہے ہیں اور نیچے ہی یہ بتا رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سے جز کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں جز (الف) کی بات کر رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال repeat کریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! پھر میں ضمنی سوال پر ہی آ جاتی ہوں اگر آپ یہ چاہ رہے ہیں کہ میں اس کی detail میں نہ جاؤں۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا ہمارے صوبے میں اس وقت کوئی law یا آرڈیننس ہے جس پر ہم کوئی قدغن یا limit لگا سکیں؟ 1984 میں پرائیویٹ اداروں کو encourage کرنے کے لئے ایک آرڈیننس تو لے کر آئے تھے اور اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ تعلیم کا بوجھ صرف اور صرف گورنمنٹ اداروں پر نہ پڑے بلکہ پرائیویٹ ادارے بھی تعلیم کا بوجھ share کر سکیں لیکن یہاں حالات یہ ہیں کہ اب یہ monster کی صورت اختیار کر گیا ہے اس پر کوئی limit نہیں ہے۔ میں یہاں صوبہ سندھ کی مثال دینا چاہوں گی کہ ان کے پاس بھی ایک ایکٹ 2005 کا ہے جس میں کوئی بھی شکایت آئے اگر وہ فیسوں کو بڑھانے کی مد میں آئے تو وہ punishable ہوتی ہے۔ کیا ہمارے پاس اس وقت اس صوبہ میں کوئی law یا کوئی ایسی چیز ہے کہ ہم پرائیویٹ اداروں کے تجاوزات اور فیسوں میں جو اضافہ کرتے رہتے ہیں اس کو روک سکیں؟ میں مثال دوں گی کہ اس وقت summer vacation ہیں ان میں بھی آپ فیس تو لیتے ہیں لیکن miscellaneous کے head میں بچوں سے summer vacation کے نام پر بھی کتابوں اور لائبریریوں کے dues لے رہے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب کچھ بتانا پسند کریں گے کہ ہماری پالیسی میں ان پرائیویٹ اداروں پر کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال جو اسی سے متعلقہ ہے اگر یہ سن کر اکٹھا جواب دے دیں تو بہتر ہو گا۔ حکومت پنجاب ایسے قابل عمل طریق کار کو رائج کرنے پر غور کر رہی ہے جس سے یہ چیزیں کنٹرول کی جا سکیں تاکہ طالب علم اور ان کے والدین بھی مطمئن ہوں۔ میں یہ پوچھنا

چاہتی ہوں کہ یہ کب تک ہو جائے گا؟ نیز جو یہ ٹیم بنے گی اس میں والدین کو شامل کرنا میرے خیال میں بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ان کا سوال کچھ اور ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): ہمارے جو دونوں معزز ممبران نے بات کی ہے یہ بنیادی طور پر بہت burning issue ہے۔ ہمارے آرڈیننس 1984 میں یہ شامل تھا کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے فیس کو مناسب سطح پر رکھیں گے لیکن اس میں یہ explain نہیں کیا گیا تھا کہ وہ مناسب سطح کیا ہو گی اور اس کے لئے categories کیا ہوں گی؟ اس وقت ہم ایک پرائیویٹ سکولز بل پر کام کر رہے ہیں، میں نے اس کی سوموار کو میٹنگ رکھی ہوئی ہے اور اس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کمیٹی میں پرائیویٹ سکولوں کے مالکان جو ہر category کے ہیں، ایلیٹ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان اور چھوٹے پرائیویٹ سکولوں کے مالکان کو بھی اس میں رکھا ہے۔ ہمارے سامنے ایک alarming چیز بھی آئی ہے کہ یہ اساتذہ کو تو بہت کم پیسے دے رہے ہوتے ہیں جبکہ بچوں سے فیسیں بہت زیادہ وصول کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک گلی میں بنا ہوا پرائیویٹ سکول بھی بچوں سے ہزاروں روپے وصول کر رہا ہے اور ایک بڑا سکول بھی بہت زیادہ فیسیں وصول کر رہا ہے۔ ان کو کہیں پر بھی categorize نہیں کیا گیا تھا۔ جس پالیسی کی میں بات کر رہا ہوں اس کے اندر ہم نے والدین کا بھی input لیا ہے، پرائیویٹ سکول کے مالکان کا بھی input لیا ہے اور eminent educationists and intellectuals of the society کا بھی input لیا ہے۔ اس کے بعد جب یہ سارا کچھ final ہو جائے گا تو اس کو Bill بنانے سے پہلے حکومت پنجاب public کے سامنے لائے گی، اس پر public کی suggestions مانگیں گے اور اس کو properly advertise کریں گے۔ ہم اس کے لئے کچھ دن رکھیں گے جس میں public اس Bill پر اپنی suggestions دے۔ جب ہم اس کو final کریں گے تب اس کو Bill کی شکل میں مرتب کیا جائے گا۔ اس میں، میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ ہم ان پرائیویٹ سکولوں کی تین categories بنا رہے ہیں جس میں Category-I, Category-II اور Category-III ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ fee structure اس کے حساب سے maintain نہیں کریں گے تو ہم ان پر پہلی دفعہ کچھ penalties impose کر رہے ہیں۔ اس میں چھ ماہ تک قید بھی ہے اور پچاس ہزار روپے سے بڑھ کر جرمانے بھی ہیں۔ جہاں کئی صورتوں میں بہت زیادہ fault نظر آئے گا تو وہاں پر دونوں چیزیں impose ہو سکتی ہیں۔ ہماری اس پر تقریباً working complete ہونے والی ہے اس

کے بعد public advertisement through کے پاس لائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو جلدی complete کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کو ایوان میں بھی debate کے لئے پیش کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جب وہ Standing Committee کے پاس آئے گا تو وہاں پر پوری کمیٹی اس پر deliberate کرے گی اور اس کے بعد پھر ایوان کے پاس آئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ پہلے بات کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ حکومت نے private sector میں دو بڑے اچھے initiatives لئے تھے جن میں ایک یہ تھا کہ پرائیویٹ سکول 10 فیصد مستحق بچوں کو free education provide کریں گے اور دوسرا یہ تھا کہ اگر کسی سکول میں ایک سے زیادہ بہن بھائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو وہ سکول ان کو fee میں concession دے گا تو میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں decisions پر implement ہو رہا ہے؟ ساتھ ہی میری ایک suggestion ہے کہ منسٹر صاحب نے بات کی ہے جو Bill بن رہا ہے اس میں fee کو control کرنے پر غور کیا جا رہا ہے تو اس میں، میں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ جب حکومت نے یہ decision لیا کہ اگر ایک سکول میں ایک باپ کے ایک سے زیادہ بچے پڑھ رہے ہیں تو باقی بچوں کی فیس میں concession دی جائے گی۔ پرائیویٹ سکول والوں نے tuition fee کو تو کم کر دیا لیکن ان کے باقی charges کو بڑھا دیا۔ اس طرح tuition fee میں concession کچھ سکولوں نے دی جبکہ تمام سکول اس پر implement نہیں کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب مجھے اس بات کا جواب دے دیں کہ کیا ان دونوں decision پر implement ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جہاں پر ہم پرائیویٹ سکولوں کی برائیاں نکالتے ہیں وہاں پر ان کی اچھائیاں بھی بہت ہیں۔ آج معاشرے کے اندر جو پرائیویٹ سکولوں

کا کردار ہے ،مطلب ہم صرف چاہتے یہ ہیں کہ یہ سارا کچھ ایک سسٹم کے اندر ایک network میں آ جائے ،otherwise تعلیم کے فروغ کے لئے جہاں پر حکومت کی ذمہ داری ہے وہاں پر پرائیویٹ سکولوں نے بھی ایک بہت بڑا effective role play کیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو معاشرے کے اندر صرف برائی پھیلا رہے ہیں انہوں نے بہت اچھا کام بھی کیا ہے ہم صرف اس کو monitor کرنا چاہتے ہیں اور اس پر باقاعدہ قانون بنا کر ان کی input لے کر آنا چاہتے ہیں۔ محترمہ نے ابھی جس سسٹم کا ذکر کیا ،PEEF اس لئے introduce کرایا گیا تھا ،Punjab Education Endowment Fund جب خادم اعلیٰ پنجاب نے اسے پچھلے tenure میں introduce کرایا تھا اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا تھا کہ وہ بچے اور بچیاں جو پڑھنا چاہتے ہیں اور ان کے اندر talent موجود ہے تو ان کی تعلیم کا خرچہ حکومت پنجاب نے اٹھا لیا تھا اور یہ آغاز تھا۔ اب ہم جس پرائیویٹ سکول کے Bill کی بات کر رہے ہیں اس کے اندر باقی تمام چیزوں کو بھی cover کریں گے۔School Management Committees ہوں گی اس کے اندر ایک بہت بڑا network ہے جو کام کرے گا اور ایک proper monitoring ہو رہی ہو گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال پر دو سے زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ چلیں، شیخ صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب میں پہلے ان کو floor دے چکا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے وزیر موصوف نے بڑی detail میں پالیسی کے بارے میں on the floor of the House اظہار خیال کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے جو حکومت کی پالیسی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ خادم اعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری ٹیم اس پر بڑا اچھا کام کر رہی ہے اور سابقہ دور میں بھی جو چیزیں ایجوکیشن میں متعارف کرائی گئی ہیں وہ بھی بڑی remarkable ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم اس پر پرائیویٹ سکول Bill لے کر آ رہے ہیں اور ان کا اس میں regularity authority بھی بنانے کا ارادہ

ہے۔ ہم اس وقت صوبہ پنجاب کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں گے جب یہ اس کا ٹائم فریم دے دیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم matter ہے، میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب تک ایوان میں Bill لے کر آ رہے ہیں کیونکہ یہ پورے صوبے کے لئے بڑا highly concerned matter ہے منسٹر صاحب یہ ذرا وضاحت فرمادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر جس طرح deliberations ہوئی ہیں امید تو یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس Bill کو اسی سال ایوان کے اندر lay کر دیں گے کیونکہ اس پر مزید deliberations بھی ہونی ہیں۔ میں نے جس طرح کہا کہ ہم نے اس پر through public advertisement سے بھی رائے لینی ہے۔ جب وہ process start ہوگا تو آپ بھی اس کا حصہ ہوں گے، public بھی حصہ ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی وہ process complete ہوگا تو پھر ہم اسے ایوان میں lay کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس سوال پر کوئی ضمنی کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ مجھے نظر انداز کر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اب بول چکا ہوں، مہربانی کریں۔ اُس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں لہذا آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیجئے گا۔ جی، محترمہ آپ سوال نمبر بولیں۔

MRS AYESHA JAVED: Mr. Speaker! Thank you. Question No.346. Answer may be taken as read.

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی آمدن پر ٹیکس و دیگر تفصیلات

*346: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب حکومت مقرر کرتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ پرائیویٹ سکول اپنی منشاء سے فیسیں نہ بڑھا سکیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سکولوں کی فراہم کردہ سہولتوں کو مدنظر رکھ کر سکولوں کی کیٹیگری مرتب کرتی ہے اگر نہیں تو اس سلسلے میں کیا حکومت کوئی پالیسی اختیار کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان ٹیوشن فیس کا تعین از خود کرتے ہیں تاہم رجسٹریشن آرڈیننس 1984 کی شرائط میں یہ شامل ہے کہ پرائیویٹ اداروں کے مالکان فیسوں کو مناسب سطح تک رکھیں۔ پرائیویٹ اور سرکاری سکولز جو محکمانہ یا بورڈ کے تحت لئے جانے والے امتحانات میں طلباء / طالبات کی شرکت کراتے ہیں ان میں یکساں نصاب پڑھایا جاتا ہے تاہم اضافی کتب میں فرق پایا جاتا ہے۔ ایسے پرائیویٹ تعلیمی ادارے جن کا الحاق کسی بیرونی بورڈ یا ادارے سے ہے ان میں نصاب بیرونی بورڈ / اداروں کے مطابق پڑھایا جاتا ہے۔ فیسوں کی مناسب سطح اور دیگر امور کے ضمن میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے رجسٹریشن آرڈیننس 1984 میں ترمیمی بل حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ موجودہ رجسٹریشن آرڈیننس 1984 کے تحت فی الحال پرائیویٹ سکولوں میں فراہم کردہ سہولتوں کو مدنظر رکھ کر تعلیمی اداروں کی کیٹیگری مقرر نہیں کی جاتی تاہم پرائیویٹ سکولوں کی کیٹیگری وار تقسیم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں فرمایا ہے کہ نصاب میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے تحت جو سکول رجسٹرڈ ہیں وہ ایجوکیشن کمیشن کا exam بھی بچوں کو دلواتے ہیں اور اپنا exam بھی بچوں کو دلواتے ہیں۔ وہ کتب جو ایجوکیشن کی prescribed ہیں یا ان کا جو curriculum ہے وہ بھی پڑھاتے ہیں، اپنا بھی پڑھاتے ہیں اور کتابیں بھی دیتے ہیں تو منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیا اس میں کوئی ایسی پالیسی آگے لے کر آنا چاہیں گے جس سے بچوں پر اضافی بوجھ نہ پڑے کیونکہ وہ ایجوکیشن کمیشن کا بھی

امتحان دے رہے ہیں اور پھر وہ اپنے سکول کا بھی امتحان دے رہے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب مجھے اس بات کا جواب دینا چاہیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے اس ایوان میں عرض کی تھی کہ جب ہم ایجوکیشن پالیسی کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہم ان تمام چیزوں کا احاطہ کر رہے ہیں۔ میں آپ کو اس کے اندر ایک چھوٹی سی بات بتاؤں گا کہ یکساں نصاب تعلیم کے حوالے سے پہلے بھی ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب نے بات کی، already اس پر کام ہو رہا ہے اور suggestion یہ ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری سکول کے اندر نصاب ایک ہی ہو اس کے علاوہ foreign courses کی ایک اپنی ڈیمانڈ ہوتی ہے اس میں تو فرق ہو گا۔ Otherwise ہماری کوشش ہے کہ یکساں نصاب تعلیم ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جو پرائیویٹ سکولوں کی بات ہے جس طرح میں نے کہا ہے کہ جو Registration Act ہے اور 1984 کا Ordinance ہے۔ اس کے تحت "ای ڈی او" ایجوکیشن کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ پرائیویٹ سکولوں میں جا کر بھی چیک کر سکتا ہے لیکن عملاً Elite Private Schools کے اندر تو وہ گھس ہی نہیں سکتا۔ ہم اسی لئے نئی پالیسی میں ان تمام چیزوں کو دیکھ رہے ہیں اور بہت جلد یہ پالیسی آپ کے اور اس ایوان کے سامنے ہو گی۔ اس میں deliberations ہوں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر آپ دیکھیں گے کہ ہم پنجاب کے اندر تعلیم میں مزید آگے کی طرف جائیں گے۔ بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ان کا سوال ہے تو پہلے وہ ضمنی سوال کریں گی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جز (ب) میں محکمہ کہہ رہا ہے کہ تعلیمی اداروں کی category ابھی تک مقرر نہیں کی گئی تو کیا Honourable Minister بتانا پسند کریں گے کہ آپ لوگ جو categorize کر رہے ہیں اور اس بارے میں جو غور و فکر کی جا رہی ہے آپ اس کو کب تک categorize کر سکیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے جس طرح پہلے کہا کہ پرائیویٹ سکول Bill اسی سال ایوان میں lay ہونا ہے۔ اس میں جو categories بنیں گی۔ ایوان میں اس پر deliberations ہوں گی اور ایوان اس کا حصہ ہوگا، پبلک بھی اس کا حصہ ہوگی اور جیسے ہی وہ آئے گا تو پھر ہم یہیں بیٹھ کر categories final کریں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اپوزیشن اور ہماری طرف سے اس Private Schools Authority Bill پر سوالات اٹھ رہے ہیں کیونکہ یہ تیسری اسمبلی ہے اور اس سے پہلے بھی دو اسمبلیوں کے اندر اس پر کمیٹیاں بنتی رہیں لیکن مافیا اتنا طاقتور ہے کہ جو فیسیں بھی بڑھاتا ہے اور اپنی مرضی سے بطور انڈسٹری ان پرائیویٹ سکولوں کو چلا رہا ہے۔ بار بار سوال کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ اس سال کے اندر وہ اس Bill کو اسمبلی میں lay کر دیں گے۔ انہوں نے جو duration دی ہے اگر وہ اس سال کے اندر اس Bill کو lay کر دیتے ہیں تو میرے خیال میں یہ ہماری achievement ہے لیکن اگر صرف Committees بنیں گی تو پھر شاید یہ اگلی اسمبلیوں تک جائے گا۔ میں اس میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اس پر واضح طور پر فرما دیں کہ وہ کب تک اس Bill کو اسمبلی کے اندر پیش کر دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب اس پر جواب دے چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسی سال اسمبلی کے اندر lay کر دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ فرمائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں Honourable Minister صاحب سے سوال پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب کے علاوہ کیا حکومت ان اداروں میں کلاسوں میں طالب علموں کی تعداد بھی مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ فیسیں تو بے انتہائی جاتی ہیں، اگر آپ اندرون شہر کے پرائیویٹ سکولوں میں جائیں تو وہاں پر طالب علموں کی بھرمار ہوتی ہے اور بچوں کو کھڑکیوں میں بٹھایا جاتا ہے تو انہوں نے کیا سیکھنا ہے؟ کوئی ایسی پالیسی بنائی جائے جس میں ان پرائیویٹ سکولوں میں بچوں کی specific تعداد مختص کی جائے تاکہ طالب علم کچھ سیکھیں تو سہی، نہ صرف یہ کہ وہ سکول جائیں اور گھر واپس آ جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):اس حوالے سے ایک comparative study ہوئی ہے کہ ایک ٹیچر ایک کلاس روم میں کتنے بچوں کو اچھے طریقے سے education impart کر سکتا ہے،اس پر different figures آئی ہیں starting from 25 to 45 students، میں نے آپ سے اور اس ایوان سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم نے intellectuals and educationists بٹھائے ہوئے ہیں، وہ اس تعداد کو دیکھ رہے ہیں، جو بھی تعداد فائنل ہو گی ہم ایوان کے سامنے لے کر آئیں گے اور اس کی background بھی ساتھ ہو گی یعنی امریکہ سے لے کر چائنا تک ہم نے اس تمام سسٹم کو پڑھا اور study کیا ہے اور اس کے بعد بتایا ہے کہ 25 to 45 students کی تعداد بنتی ہے مگر یہ vary کر رہی ہے تو اس حساب سے جو بھی فائنل جواب بنے گا ایوان کے سامنے پیش کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب! اس پر تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔آپ نے خود ہی decide کیا ہوا ہے، دو ضمنی سوالوں کی اجازت ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب! محترمہ کافی دیر سے کھڑی ہیں، مہربانی کر کے ان کو موقع دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جی، پہلے محترمہ بات کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو آپ پرائیویٹ سکولوں کی پالیسی بنانے جا رہے ہیں اس میں جو مشنری سکول ہیں، مشنری سکولوں کی پاکستان میں ایجوکیشن کی مد میں بہت بڑی contribution رہی ہے ان کو آپ کس طرح سے gauge کریں گے؟

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جب آپ پالیسی بنائیں گے تو اس طرح کی پالیسی نہ بنائیں کہ سب گھوڑے، خچر ایک ہی پیمانے میں ناپ دیں۔ پچھلے ادوار میں پیپلز پارٹی کی حکومت میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے 1971 میں تمام سکولوں کو ایک یونیفارم پالیسی کے تحت nationalize کر دیا تھا اور اس کے نتیجے میں جتنے بھی مشنری سکول تھے ان کو بھی nationalize

کر دیا گیا اور تعلیم کا بیڑا غرق ہو گیا اور آپ بھی جانتے ہیں کہ اس کا نقصان majority community کو بھی ہوا اور as a minority community non-Muslims کو بھی ہوا۔ لہذا میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں اور آپ کو یہ یاد دہانی بھی کروانا چاہتی ہوں کہ اس طرح کی پالیسی نہ بنائیے گا جہاں پر ہم ایک ہی جیسی پالیسی بنا دیں اور وہ اچھے سکول جو اچھا کام کر رہے ہیں جیسے LDB سکول ہیں، پھر ہمارے لاہور Lahore Diocese کے سکول ہیں، ہمارے Raiwind diocese کے سکول ہیں، Roman Catholic Churches کے بہت اچھے سکول ہیں جو خدمت کر رہے ہیں ان کو آپ ضرور دیکھیں، ٹیسٹ کریں اور پھر ایک پالیسی بنائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ہماری پارٹی کا manifesto پڑھیں تو اس میں minorities پر ہمارا special emphasis ہے۔ پاکستان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک ہم کمپارٹمنٹس میں بٹے رہیں گے، آج minorities کا بھی اس ملک کی ترقی میں اتنا ہی کردار ہے اور ان کے آگے بھی اتنے ہی مواقع ہیں جتنے باقیوں کے لئے ہیں۔ میں نے جس طرح پہلے بھی اس ایوان کو apprise کیا کہ ہم جو پالیسی بنا رہے ہیں اس میں مشنری اداروں کو بھی دیکھ رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم ایک uniformity لے کر آنا چاہتے ہیں اور اس میں ہم آپ کی input کو ساتھ لے کر آگے چلیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور گلبرگ سکولز ایجوکیشن میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ٹیچرز کی تعیناتی

*56: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2009 کے دوران ضلع لاہور میں گریڈ 16 میں بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کی اکثریت پہلے ہی سکولز ایجوکیشن کے سکولز میں بحیثیت ای ایس ٹی گریڈ 14 میں تعینات تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایجوکیٹر گریڈ 16 میں بھرتی کے بعد مذکورہ ٹیچرز کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولز میں تعینات کر دیا گیا؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولز مس تعینات مذکورہ گریڈ16 کے ٹیچرز کو سکولز ایجوکیشن کے سکولز میں واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کے تحت امیدواروں سے کنٹریکٹ پالیسی کے تحت درخواستیں طلب کی گئیں پہلے سے متعین اساتذہ جو مقررہ تعلیمی قابلیت پر پورا اترتے تھے وہ بھی بطور نئے امیدواران درخواستیں دے سکتے تھے ایسے متعدد امیدواران جو میرٹ پر پورا اترتے تھے انھوں نے موجودہ اسامی کی جگہ نئی سینئر اسامی پر متعین ہونے میں بہتری محسوس کی اور میرٹ کی بنیاد پر ان کا تقرر اعلیٰ پوسٹوں پر کر دیا گیا۔

(ب) درست ہے کہ مذکورہ بالا تقرریوں میں ضلع حکومت لاہور کے منتخب شدہ کچھ امیدواران کا تقرر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے سکولوں میں کیا گیا۔

(ج) باور کرایا جاتا ہے کہ 2009 میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کرام (ایجوکیٹرز) کا تقرر ضلعی حکومت کے سکولوں کے لئے کیا گیا تھا۔ طلبہ کی تعلیمی ضروریات کے مدنظر ایسے اساتذہ کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولوں سے نکالنے کا کوئی جواز یا ارادہ نہیں ہے کیونکہ حکومت کا مقصد طلباء کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل بذریعہ لائق اساتذہ ہے۔

پنجاب کے گرلز سکولوں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کا معاملہ

*60: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خواتین ٹیچرز کو دوران ڈیوٹی اپنے چھوٹے بچوں کی نگہداشت کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت فوری طور پر پنجاب کے تمام گرلز سکولوں میں ڈے کیئر سنٹر تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب Women Development Department جوہر ٹاؤن لاہور کے لیٹر نمبر WDD1-3/2012(P-III)441 مورخہ 2012-12-15 کے تحت گورنمنٹ آف پنجاب چیف منسٹرز مانیٹرنگ فورس سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے لیٹر نمبر DD(M)Misc/2012 مورخہ 2012-12-20 کے ذریعے ان تمام سرکاری گرلز سکولوں میں جہاں پانچ یا اس سے زائد خواتین اساتذہ ہیں ڈے کیئر سنٹرز قائم کرنے کا حکم پہلے ہی جاری کر چکی ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے Women Development Department کے لیٹر نمبر WWD6-1/2013/975 مورخہ 2013-06-12 کے تحت پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی کا قیام بھی عمل میں آ چکا ہے جو اپنی طرف سے 70 فیصد فنڈ فراہم کرے گی جبکہ 30 فیصد فنڈ مختص ادارہ / آرگنائزیشن مہیا کرے گی۔ اس سلسلے میں سوسائٹی کی طرف سے روزنامہ ایکسپریس 13-06-08 میں اشتہار بھی دے دیا گیا ہے حکومت پنجاب مذکورہ سوسائٹی کو ڈے کیئر سنٹرز کے قیام کے لئے 100 ملین روپے کی گرانٹ بھی مہیا کر چکی ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈے کیئر سنٹر بنانے کا پراسس جاری ہے اس سلسلہ میں حکومت پنجاب سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔

ضلع سرگودھا: ڈپٹی ڈی ای او کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*130: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈی ای او (میل) شاہ پور ضلع سرگودھا کے دفتر میں کل ملازمین کی تعداد و گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد اس دفتر میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان میں سے کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر قانونی / محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس دفتر میں پائی جانی والی بے قاعدگیوں کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ڈپٹی ڈی ای او شاہ پور ضلع سرگودھا کے دفتر میں کل ملازمین کی تعداد گریڈ وار درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	نائب ضلعی افسر تعلیم (مردانہ)	18	1
2	معاون افسر تعلیم (مردانہ) تحصیل ہیڈکوارٹر	16	1
3	سینئر کلرک	9	1
4	جونیئر کلرک	7	3
5	نائب قاصد	1	2

(ب) ڈپٹی ڈی ای او شاہ پور ضلع سرگودھا کے دفتر میں عرصہ تین سال سے زائد کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	جائننگ دفترہذا
1	عبدالنصیر	جونیئر کلرک	7	12-11-2009
2	محمد اسلم کھوکھر	جونیئر کلرک	7	08-06-2000
3	محمد اسلم ماہل	جونیئر کلرک	7	12-11-2009
4	ریاض حیدر	نائب قاصد	1	15-04-1997

(ج)

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تفصیل قانونی کارروائی / محکمانہ انکوائریاں
1	عبدالخالق	نائب ضلعی افسر تعلیم (مردانہ)	18	انکوائری نہ ہے
2	فرحت اللہ	معاون افسر تعلیم (مردانہ) تحصیل ہیڈکوارٹر	16	انکوائری نہ ہے

(د) کسی آفیسر / اہلکار کے خلاف کوئی قانونی کارروائی / انکوائری نہیں چل رہی ہے اور کارروائی کی ضرورت نہ ہے کیونکہ کوئی شکایت بحوالہ بے قاعدگی نہ ہے۔

لاہور: یوسی۔37 میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول بنانے کا معاملہ

*364: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 یوسی۔37 لاہور میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول نہیں ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب پی پی۔144 یو سی37 میں لڑکیوں کا سکول بنانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے مطابق اگر اہل علاقہ زمین فراہم کر دیں تو حکومت لڑکیوں کا ہائی سکول بنانے پر غور کر سکتی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: یو سی۔37 میں گورنمنٹ قادریہ سکول کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*365: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں گورنمنٹ قادریہ سکول کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول گلی کے لیول سے بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی سکول کے اندر چلا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب گورنمنٹ قادریہ سکول کی عمارت کو بنانے اور سکول کا فرش اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ قادریہ سکول کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیونکہ سکول کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔

(ب) درست ہے۔ سکول گلی کے لیول سے بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی سکول کے اندر چلا جاتا ہے۔

(ج) سکول کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے اس وجہ سے مالک بلڈنگ کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے کہ سکول کی عمارت کی مرمت ہنگامی بنیادوں پر کروائیں تاکہ کسی مالی و جانی نقصان کا خطرہ لاحق نہ ہو کاپی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات: بوائز ہائی سکول کو انٹر کالج کا درجہ دینے کی تفصیلات

*428: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بوائز ہائی سکول امرہ کلاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کو انٹر کالج بنانے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے مورخہ 03-02-2012 کو No.DS(ASSEM)CMS 12-113-AB/لیٹر جاری کیا تھا؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بوائز ہائی سکول کو 14-2013 میں انٹر کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب)

I) اگر بوائز ہائی سکول امرہ کلاں کو ہائر سیکنڈری سکول (برائے انٹر کلاسز) بنانا مقصود ہے تو سکیم feasible ہے اور اندازاً تخمینہ لاگت 17.300 ملین روپے ہے۔

II) اور اگر بوائز ہائی سکول امرہ کلاں کو انٹر کالج بنانا مقصود ہے تو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔69 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*453: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) کس کس سکول کی عمارت اپنی ہے، کس کس کی کرایہ کی ہے اور کس کی بلڈنگ مخدوش حالت میں ہے؟

(ج) سال 13-2012 کے دوران اس حلقہ کے کس کس گرلز سکول کی بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے، اس کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس وقت کس سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے اور کب تک مکمل ہوگی؟

(ہ) آئندہ مالی سال کے دوران حکومت اس حلقہ کے کس کس گرلز سکول کی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں گرلز سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-ناموں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	تعداد
پرائمری	4
ایلیمنٹری	3
ہائی	4
ہائر سیکنڈری	1
میزان	12

(ب) مذکورہ حلقہ میں تمام گرلز سکولز کی عمارت اپنی ہے اور کسی بھی سکول کی عمارت مخدوش حالت میں نہ ہے۔

(ج) اس حلقہ میں سال 2012-13 کے درمیان کسی بھی گرلز سکول کی عمارت تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں کسی بھی سکول کی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ حلقہ کے کسی سکول میں فی الحال نئی عمارت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع بہاولنگر: دانش سکول کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*458: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر، رحیم یار خان اور بہاولپور میں دانش سکول قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع بہاولنگر میں قائم دانش سکول کا رقبہ کتنا ہے اس کی باؤنڈری وال کی لمبائی اور اونچائی کتنی ہے؟

(ج) مذکورہ سکول کا تخمینہ لاگت کیا ہے، اس میں انتظامی عملہ اور ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کیا ہے اور کس کس سکیل میں ہیں؟

(د) مذکورہ سکول میں زیر تعلیم فی طالب علم ماہانہ خرچ کیا ہے اور دیگر پرائمری، مڈل و ہائی سکولوں میں زیر تعلیم فی طالبعلم پر خرچ کتنا ہے؟

(ہ) مذکورہ سکول میں کس کلاس سے داخلہ ہوتا ہے اور کس کلاس تک تعلیم دی جاتی ہے داخلہ کے طریق کار کا معیار کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ ضلع بہاولنگر میں دانش سکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ب) ضلع بہاولنگر کے دانش سکول کا رقبہ 514 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ چار دیواری بوائز سکول 90 ایکڑ پر مشتمل اور گرلز سکول 107 ایکڑ پر مشتمل ہے تاہم چار دیواری کی لمبائی (Rft) 26187 اور اونچائی 7 فٹ ہے۔

(ج) دانش سکول کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 860 ملین روپے ہے تاہم انتظامی عملہ اور ٹیچنگ سٹاف برائے بوائز کیمپس 97 افراد پر مشتمل ہے جبکہ گرلز کیمپس میں سٹاف کی تعداد 98 ہے جملہ سٹاف کو کنٹریکٹ بنیادوں پر بھرتی کیا گیا ہے۔

(د) دانش سکول میں فی طالب علم کا ماہانہ خرچ -/12000 روپے جو کہ فری یونیفارم، شوز، سلیپر، چپل، سلیپنگ ڈریس، سپورٹس ڈریس، ٹریک سوٹ، فری ہوسٹل سہولیات (لاجنگ) فری کھانا، فری بکس، فری سٹیشنری آئٹمز، (پنسل، پین، صابن، شیمپو، ٹوتھ برش، ٹوتھ پیسٹ) جبکہ گورنمنٹ پرائمری، مڈل، ہائی سکولز میں ماہانہ خرچ -/1300 روپے ہے اور گورنمنٹ کے سکولز میں فری بکس اور گرلز سکولوں میں طالبات کو کلاس 6th سے 10th تک Stipend Student مبلغ -/200 روپے ماہانہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) دانش سکول میں طالب علموں کا داخلہ کلاس 6th سے 12th تک دیا جاتا ہے۔ داخلہ کا معیار درج ذیل ہے:

1- داخلہ کی تشہیر بذریعہ اخبارات کی جاتی ہے۔
2- داخلہ کی تشہیر بذریعہ محکمہ تعلیم ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر کے نمائندوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔
3- تحریری ٹیسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
4- تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے طلباء کا انٹرویو لیا جاتا ہے۔
5- طلباء کے والدین کی آمدنی کا جائزہ بذریعہ کمیٹی (جو کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور DMO کے نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے) لیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: گرلز پرائمری سکول چھوکر کلاں کو ایلیمنٹری کا درجہ دینے کی تفصیلات

*459: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔113 چھوکر کلاں گرلز پرائمری سکول ضلع گجرات موجود ہے؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ سکول کوایلیمنٹری کادرجہ دینے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) قواعد کی روسے تعداد طالبات 80 تک بڑھنے اور سکول کارقبہ (01 کنال) مہیا ہونے پر سکول کوایلیمنٹری کادرجہ دیا جاسکتاہے جبکہ مذکورہ سکول کی صورتحال درج ذیل ہے:

تعداد طالبات

نرسری	اوّل	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	میزان
18	09	09	09	08	07	60

سکول کارقبہ:05مرلہ

سکول ہذاایلیمنٹری لیول کے لئے feasible نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں عرض کرناچاہتاہوں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب اس پر رپورٹ پیش کرناچاہتے ہیں اس کے بعد آپ بات کرلیں۔ جی، میاں نصیر صاحب مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سروسز ٹربیونل پنجاب مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

میاں نصیر احمد: شکریہ۔جناب سپیکر! میں

"The Punjab Services Tribunal Amendment Bill 2013
(Bill No. 4 of 2013)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتاہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ ایوان میں پیش کردی گئی۔ شکریہ۔جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل کے اخبار میں ہاکی ٹریننگ کیمپ کے حوالے سے ایک افسوسناک خبر چھپی ہے۔ جناب اختر رسول جو اس ایوان کے ممبر بھی رہے ہیں، وزیر بھی رہے ہیں اور ہاکی فیڈریشن کے عہدیدار ہیں انہوں نے ایک کھلاڑی شکیل عباسی وہ جب ٹریننگ کیمپ میں آئے تو روزہ سے تھے انہوں نے اسے کیمپ سے خارج کر دیا کہ روزہ رکھنے سے ٹریننگ متاثر ہوتی ہے اس لئے تمہیں اب اس کیمپ میں مزید incorporate نہیں کیا جائے گا۔ ابھی ایوان کے شروع میں جو تلاوتِ کلام مجید ہوئی ہے اس میں ان آیات پر emphasis ہے کہ روزہ فرض ہے اور خود اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ اور تمام صحابہ کرام جنگ بدر میں جو کہ 17۔ رمضان المبارک کو ہوئی تھی تو روزے کی حالت میں تھے۔ اختر رسول صاحب نے کوئی اچھی بات نہیں کی اور یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس چیز کا نوٹس لے۔ ہاکی فیڈریشن ایک حکومتی ادارہ ہے اس کے عہدیدار حکومت مقرر کرتی ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ حکومت کو direct کریں کہ وہ اس کا نوٹس لے اور اس issue کو properly address کرے۔ انہوں نے بہت غلط بات کی ہے اس کو حکومت کی طرف سے address کیا جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب قواعد کی معطلی کی تحریک پیش۔۔۔

جناب طارق محمود گجر: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بول چکا ہوں kindly آپ اس کے بعد بات کیجئے گا۔ جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں گے۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997کے قاعدہ 234کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997کے قاعدہ 234کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب ایک قرارداد پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد

سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ (مرحوم) کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان جمعرات، مورخہ 25۔جولائی2013 کو سیکرٹری پنجاب اسمبلی، ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم کو اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے اپنے دفتر میں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم نہایت شریف النفس، اعلیٰ تعلیم یافتہ، فرض شناس اور دیانت دار افسر تھے۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو 1997 میں join کیا۔ اسمبلی میں اپنی 16 سالہ ملازمت کے دوران مختلف حیثیتوں میں اپنے فرائض منصبی نہایت ایمانداری اور محنت سے انجام دیئے۔ مرحوم ایک علمی اور ادبی شخصیت تھے اور ایک کتاب کے مصنف بھی تھے۔ مرحوم نے اس

معزز ایوان کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اسے احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے سوگوار لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان جمعرات، مورخہ 25- جولائی 2013 کو سیکرٹری پنجاب اسمبلی، ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم کو اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے اپنے دفتر میں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم نہایت شریف النفس، اعلیٰ تعلیم یافتہ، فرض شناس اور دیانت دار افسر تھے۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو 1997 میں join کیا۔ اسمبلی میں اپنی 16 سالہ ملازمت کے دوران مختلف حیثیتوں میں اپنے فرائض منصبی نہایت ایمانداری اور محنت سے انجام دیئے۔ مرحوم ایک علمی اور ادبی شخصیت تھے اور ایک کتاب کے مصنف بھی تھے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اسے احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے سوگوار لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان جمعرات، مورخہ 25- جولائی 2013 کو سیکرٹری پنجاب اسمبلی، ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی اچانک وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم کو اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے اپنے دفتر میں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم نہایت شریف النفس، اعلیٰ تعلیم یافتہ، فرض شناس اور دیانت دار افسر تھے۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو 1997 میں join

کیا۔اسمبلی میں اپنی 16سالہ ملازمت کے دوران مختلف حیثیتوں میں اپنے فرائض منصبی نہایت ایمانداری اور محنت سے انجام دیئے۔مرحوم ایک علمی اور ادبی شخصیت تھے اور ایک کتاب کے مصنف بھی تھے۔مرحوم نے اس معزز ایوان کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اسے احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے اور دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطافرمائے اور ان کے سوگوار لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے۔آمین!"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!شکریہ۔میں وزیر قانون صاحب کی پیش کردہ قرارداد کے ساتھ یہ بھی چاہوں گا کہ کوئی دن یا کوئی وقت ایسا مقرر کیا جائے کہ ایک تعزیتی ریفرنس پیش کیا جائے جس میں ڈاکٹر صاحب(مرحوم)کے بارے میں جس معزز ممبر یا سٹاف کو کچھ معلومات ہوں تو اس پر اظہارِ خیال کیا جاسکے۔اس طرح سے ان کو زیادہ بہتر طریقے سے خراج عقیدت پیش کیا جاسکتا ہے۔شکریہ

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!اس کو دیکھتے ہیں۔اب تحاریک استحقاق کو take upکرتے ہیں۔میاں طاہر صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،فرمائیں!

میاں طارق محمود:جناب والا!یہ جوQuestion Hourہے اس میں جن ممبران کے آخری سوالات ہوتے ہیں وہ پیش ہونے سے رہ جاتے ہیں۔میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب کی تحریک استحقاق ہے انہوں نے اسے مؤخر کرنے کی درخواست کی ہے وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک استحقاق کو آٹھ دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج جمعۃ المبارک کا دن ہے اور ممبران یہ چاہیں گے کہ ایوان کا بزنس ساڑھے بارہ بجے تک مکمل ہو جائے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ آج اگر تحاریک التوائے کار کا وقفہ next day تک کے لئے adjourn کر دیا جائے اور سرکاری بزنس کو take up کر لیا جائے تو میرے خیال میں اس طرح سے سہولت رہے گی کیونکہ تمام دوستوں نے نماز جمعہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کل تک کے لئے وقفہ برائے تحاریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے؟

معزز ممبران: جی، کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تحاریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس کو take up کرتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! میں اس بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہ رہی تھی اور گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک سپیشل کمیٹی کے کچھ نام سامنے آئے تھے، اس دن بھی میں نے یہ بات mention کروائی تھی کہ اس کمیٹی میں پیپلز پارٹی کے ممبران کی نمائندگی نہیں تھی۔ آج پھر ہمیں جو پیپر یہاں پر دیا گیا ہے اس کے اندر ہمارے کسی بھی ممبر کا نام نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دیکھیں! اس میں نام موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: ہمارے تو کسی ممبر کا نام نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار شہاب الدین صاحب کا نام اس میں شامل ہوگا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، اس میں نام شامل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا نام اس میں شامل کیا گیا ہے۔ان کی مشاورت سے ہی یہ کمیٹی بنی ہے، اس میٹنگ میں اپوزیشن لیڈر بھی موجود تھے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! میرے پاس جو ناموں کی لسٹ ہے اس میں ان کا نام شامل نہیں ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2013

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس کوئی اور ناموں کی لسٹ ہوگی، سردار شہاب الدین کا نام اس میں شامل ہے اور ان کی مشاورت سے ہی یہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔

Minister for Law to introduce the Punjab Local Government Bill 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT, COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I introduce the Punjab Local Government Bill 2013.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government Bill 2013 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Special Committee consisting of the following members with the direction to submit its report within one week:

1.	Ch Abdul Razzaq Dhillon, MPA (PP-33)	Convener
2.	Sheikh Ijaz Ahmad, MPA (PP-68)	Member
3.	Malik Mazhar Abbas Ran, MPA (PP-201)	Member
4.	Engineer Qamar-ul-Islam Raja, MPA (PP-5)	Member
5.	Mian Naveed Ali, MPA (PP-228)	Member

6. Mrs Saba Sadiq(Advocate) MPA (W-306) Member
7. Qazi Adnan Fareed, MPA (PP-268) Member
8. Syed Abdul Aleem, MPA (PP-244) Member
9. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) Member
10. Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263) Member
11. Mr Muhammad Sibtain Khan, MPA (PP-46) Member
12. Sardar Waqas Hassan Mokal, MPA (PP-180) Member

Ch Abdul Razzaq Dhillon shall be the Convener of the Committee

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا ہے، Rules کی چونکہ قدغن ہے اور سپیشل کمیٹی کے ممبران بارہ سے زیادہ نہیں ہو سکتے لیکن اس میں کسی بھی ممبر کو opt کرنے کی provision موجود ہے اس لئے قائد حزب اختلاف کا بھی یہی خیال تھا کہ جو بھی معزز ممبران اس میں input دینا چاہیں گے تو کمیٹی ان تمام ممبران کو accommodate کرے گی اور ان کے نقطہ نظر کو consider کرے گی۔ کمیٹی کا سوموار سے جمعرات تک روزانہ کی بنیاد پر اجلاس ہوگا، اجلاس کا ٹائم باہمی مشاورت سے چار بجے کا طے ہوا ہے اور چار بجے سے لے کر افطاری تک کمیٹی ان تمام دنوں میں اس بل پر غور و خوض کرے گی۔ کمیٹی کے معزز ممبران اور اس ایوان کے تمام معزز ممبران میں سے جو اس بارے میں interest رکھتا ہو، جو وقت نکال سکے اسے میری طرف سے request ہوگی کہ وہ ضرور اپنی رائے دے کیونکہ یہ ایک انتہائی اہمیت کا حامل بِل ہے اور اس بِل کے ذریعے سے ہی ہم ایک common man کو، عام آدمی کو empower کرنا چاہتے ہیں اور ایک ایسا بلدیاتی نظام اس صوبے میں لانا چاہتے ہیں جو نہ صرف اس صوبے کے عوام کی مشکلات کو حل کرے بلکہ دیگر صوبوں کے لئے بھی guidance فراہم کرے، یہ ہمیشہ کے لئے اور ground realities کے عین مطابق ہو۔ اس مرتبہ بلدیاتی نظام کوئی ریٹائرڈ جنرل نہیں لارہا یا کوئی ایسا کمیشن نہیں لارہا جو پوری دنیا کے نظاموں کا جائزہ لے، کوئی بات کہیں سے، کوئی بات کہیں سے پکڑے اور اس کے مطابق فیصلہ کر دے۔ یہ نظام اس معزز ایوان کے consensus کے ساتھ اور discussion کے ساتھ آئے گا۔ یہ معزز ایوان ہی اس صوبے کے دس کروڑ عوام کا نمائندہ ایوان ہے اس لئے چاروں دن، جیسا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی فیصلہ ہوا ہے کہ سوموار سے لے کر جمعرات تک۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایوان کا وقت پندرہ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): سوموار سے لے کر جمعرات تک جو سیشن ہو گا اس میں بھی باقی بزنس کو exclude کر کے ایوان میں اس بِل پر بات ہو گی اور تمام ممبران اپنا اظہار خیال کر سکیں گے، general discussion کر سکیں گے۔ اس میں بھی میری یہ گزارش ہے کہ تمام ممبران اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کریں اور اسی طرح سے پھر شام کو کمیٹی meet کرے گی۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کیونکہ سپریم کورٹ کی یہ direction ہے کہ 15۔اگست تک اس legislation کو مکمل کیا جائے۔ اس طرح سے اگلے ہفتے ایوان میں بھی اور اس کے بعد کمیٹی میں بھی اس بِل پر بحث ہو گی۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ اس معزز ایوان میں بیٹھنے والے تمام عوام کے نمائندے جو کہ ہر گلی، ہر محلے کے حالات سے واقف ہیں، جو ground realities سے بھی واقف ہیں جو ابھی الیکشن لڑ کر عوام سے mandate لے کر آئے ہیں، ان کی آراء کی بنیاد پر یہ نظام وضع ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس صوبے کے عوام کی مشکلات اور مسائل کو حل کرنے کے لئے معاون ثابت ہو گا۔ اس سلسلے میں، میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کا یہ message بھی اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ یہ جو بِل کا مسودہ ہم نے پیش کیا ہے اس مسودے میں آپ یہ سمجھ لیں کہ یہ مسودہ اس discussion کو initiate کرے گا جو ہم آنے والے دنوں میں اس معزز ایوان اور سپیشل کمیٹی میں بھی کرنے جا رہے ہیں۔ اس پر حکومت کا، پاکستان مسلم لیگ (ن) کا stand بڑا flexible ہے اس میں جو consensus ابھرے گا اس کے مطابق ہی اس میں بنیادی طور پر فیصلے کئے جائیں گے اور اس معزز ایوان کی جو independent رائے ہو گی یہ بل مکمل طور پر اس کا مظہر ہو گا۔ میں آپ کے وساطت سے کمیٹی کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ Monday سے Thursday تک ہر صورت میں اپنی availability کو یہاں ensure کریں تاکہ یہاں پر کمیٹی روم (اے) میں اپنی discussion مکمل کر سکیں۔ معزز ایوان میں بیٹھے ہر ممبر سے بھی میری یہ گزارش ہو گی کہ وہ ان دنوں میں اپنی دیگر مصروفیات کو ایک طرف کرتے ہوئے اس معزز ایوان میں اپنی حاضری اور اپنی آراء پیش کرنے کو ترجیح دیں۔ اگر ان چار دنوں میں کوئی معزز ممبر اپنی رائے کا اظہار کرنے سے رہ جائے گا تو ہم اس میں ایک دو دن کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔ بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قائد حزب اختلاف! آپ اس میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ ہم پنجاب کے دس کروڑ عوام کے مستقبل سے متعلق قانون سازی کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے صبح بھی ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ کہا تھا کہ چونکہ وزیر قانون نے سپریم کورٹ کی مجبوری بتائی کہ ہم نے 15۔اگست تک یہ قانون سازی مکمل کرنی ہے وگرنہ یہ بڑی ہی عجلت ہے۔ایک اتنا important مسئلہ جس پر آئندہ پورے پنجاب کے اندر یہ بلدیات کا نظام ہم نے بنانا ہے اس کے بارے میں اتنی اہم قانون سازی ہے لیکن ہم نے حکومتی مجبوری کو سمجھا، سپریم کورٹ کی deadline کو بھی سامنے رکھا۔آج رانا ثناء اللہ خان صاحب نے یہاں پر جو بات کی ہے اے کاش کہ یہ ایک اچھی روایت یہاں پر قائم ہو ماضی میں تو یہی ہوتا رہا ہے کہ جو بل پیش ہو گیا وہ ہو گیا اور اسی کو approve کر لیا جاتا ہے۔اگر حکومتی بنچوں کی طرف سے اس spirit کا اظہار کیا گیا ہے کہ جو بھی جائز logical بات ہو گی، دیکھئے اس میں ہمارا کسی کا بھی کوئی personal stake نہیں ہے، ہم نے Constitution کے parameters کے اندر رہ کر بات کرنی ہے۔ابھی میں اس پر debate نہیں کروں گا لیکن مجموعی طور پر اسے دیکھنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس پورے بل کے اندر Constitution کے آرٹیکل 140(A) کی روح اور اس کی spirit کسی جگہ نظر نہیں آئی اور آئین جو powers لوکل گورنمنٹ کو، لوکل اداروں کو devolve کرنا چاہتا ہے، اٹھارہویں ترمیم میں وفاقی حکومت نے صوبوں کو بہت سی powers devolve کیں، بہت سارے ڈیپارٹمنٹس ملے، بہت طاقت ملی اور صوبوں کو اختیارات ملے۔آئین کی یہی منشا ہے کہ ہمارے جو منتخب نمائندے ہوں ان کے ذریعے یہ اختیارات نیچے گلی محلے کی سطح پر منتقل کئے جائیں تو یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔وزیر قانون نے کہا ہے کہ ہم open heart کے ساتھ میٹنگ میں بیٹھیں گے ہم ان کی اس بات کو welcome کرتے ہیں اور ہم اس توقع کے ساتھ کہ logical جائز اور آئین کی روح کے مطابق ایک جاندار لوکل گورنمنٹ سسٹم پنجاب اسمبلی یہاں سے پاس کرے تو یہ پورے پنجاب کے عوام کے لئے ایک تحفہ ہو گا۔انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اپوزیشن کے جتنے لوگ ہیں وہ بھرپور طریقے سے اس کمیٹی کی میٹنگ میں شامل ہوں۔رانا ثناء اللہ خان صاحب نے جو بات کہی ہے کہ ہم ان کی تجاویز کو welcome کریں گے تو ہم کوشش کریں گے کہ ایوان کے اندر ایک بہترین بل لایا جا سکے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔next bill

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کے اس good gesture کو welcome کرتا ہوں اور انہیں دوبارہ یقین

دلاتا ہوں کہ ان کی جو تجاویز ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو بالکل کھلے دل سے accommodate کریں گے۔ میں ایک بات پہلے نہیں کر سکا کہ یہاں پر پریس گیلری اور دیگر میڈیا کے جو ساتھی ہیں میں اس ایوان کے floor سے انہیں بھی اس بات کی دعوت دینا چاہتا ہوں اور آج شام کو ان کے ساتھ یہیں اسمبلی چیمبر میں ایک سپیشل میٹنگ بھی ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہیں اسمبلی چیمبر میں افطار کے موقع پر ان کے ساتھ ایک سپیشل میٹنگ بھی ہے اور باضابطہ طور پر اس معزز ایوان اور حکومت کے behalf پر ہم میڈیا اور سول سوسائٹی کو اس discussion میں شامل ہونے کی دعوت دیں گے تاکہ میڈیا میں بھی analysis آئیں، ٹاک شوز ہوں، بات ہو اور اسی طرح سول سوسائٹی بھی اس پر اپنا اظہار خیال کرے تاکہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر ممبر کی اور جو کمیٹی ہے ان کی بھی enlightenment ہو اور اس سے ہم ایک بہترین بل اور بلدیاتی نظام پر پہنچ سکیں۔ شکریہ

مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2013

MR ACTING SPEAKER: Now, Minister for Law to introduce the Muhammad Nawaz Shareef University of Agriculture Multan Bill 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce Muhammad Nawaz Shareef University of Agriculture Multan Bill 2013.

MR ACTING SPEAKER: Muhammad Nawaz Shareef University of Agriculture Multan Bill 2013 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب مصدرہ 2013

MR ACTING SPEAKER: Now, Minister for Law to introduce the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب مصدرہ 2013

MR ACTING SPEAKER: Now, Minister for Law to introduce the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within one month.

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب مجریہ 2013

MR ACTING SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Police Order (Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I lay the Punjab Police Order (Amendment) Ordinance 2013.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Police Order (Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Special Committee No.1 with the direction to submit its report within one month.

اب لاء منسٹر صاحب! تحریک پیش کریں۔

قاعدہ240کے تحت تحریک

(جو پیش ہوئی)

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ240کے تحت تحریک کا پیش کیا جانا

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدارتی الیکشن2013کے سلسلہ میں بطور پولنگ سٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدارتی الیکشن2013کے سلسلہ میں بطور پولنگ سٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدارتی الیکشن 2013 کے سلسلہ میں بطور پولنگ سٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب اجلاس مورخہ 29۔جولائی بروز سوموار صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔